بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

جلد 54

شمارہ 48

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن ۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

26 شوال 1426 ہجری 29 نبوت 1384 ہش 29 نومبر 2005

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 26 نومبر (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو شادی بیاہ کے موقع پر برے رسم ورواج سے بچنے اور اسلامی روایات پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے

...... ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ......

"یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے" (مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ا صفحہ 440)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ "یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں"

(مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ 443)

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کیلئے اور دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ ...... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے"

(آسمانی فیصلہ اشتہار 30 دسمبر 1891 روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351-352)

باقی صفحہ نمبر (11) پر ملاحظہ فرمائیں

اسلام کے نزدیک شادی بیاہ کے موقعہ پر ایسے رسوم ورواج نہیں ہونے چاہئیں جو بالآخر ایک مسلمان کو شرک کی طرف لے جائیں یا سوسائٹی میں بے حیائی کے بیج بوئیں

حضور انور نے امیر احمدیوں کو تحریک فرمائی کہ وہ بلاوجہ شادی کے موقعہ پر اخراجات بڑھانے کی بجائے مریم شادی فنڈ میں حصہ ڈالیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 نومبر 2005 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (اعراف:158)

ترجمہ:۔ جو اس رسول نبی امی پر ایمان لاتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بری باتوں سے روکتا ہے اور ان کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور ان پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور ان سے ان کے بوجھ اور طوق اتار دیتا ہے جو ان پر پڑے ہوئے تھے۔ پس وہ لوگ جو اس پر

باقی صفحہ نمبر (11) پر ملاحظہ فرمائیں

114 واں جلسہ سالانہ قادیان 2005 مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت**:: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 17 ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

غلاموں کیلئے نوید مسرت

(5)

گزشتہ چند اقساط سے ہم سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قادیان آمد کے حوالہ سے احباب جماعت کو نوید مسرت سناتے ہوئے برکات خلافت کے تعلق سے عرض کررہے ہیں آج کی گفتگو میں ہم عرض کرنا چاہتے ہیں کہ امام وقت کی برکات انہیں لوگوں کو ملتی ہیں اور انہیں لوگوں کیلئے امام وقت کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور وہی لوگ خدمت سلسلہ کا حق ادا کرسکتے ہیں جو امام وقت سے مکمل وابستگی اور تعلق فرمانبرداری رکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مبارک تحریرات وتقاریر میں اور مجالس عرفان میں اس نکتہ کو نہایت اہمیت سے بیان فرمایا ہے آپ نے فرمایا کہ بیعت کرکے ملاقات کی پروانہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت ہے چنانچہ جو لوگ قادیان آتے اور وہ جلد واپس جانے لگتے تو حضور علیہ السلام ایسے لوگوں کو ہمیشہ یہی فرماتے کہ چند روز اور رک جائیں اور روحانی فائدہ حاصل کریں جو لوگ حضور علیہ السلام کے ارشاد پر چند روز کیلئے مزید رُک جاتے وہ روحانی ترقیات اور فیض لیکر واپس لوٹتے لیکن جو لوگ اپنی بعض ذمہ داریوں اور مجبوریوں کا ذکر کرکے زبردستی اجازت لے لیتے نتیجہ یہی ہوتا کہ وہ اتنا مضبوط تعلق نہیں بنا پاتے اس تعلق میں حضور علیہ السلام نے ایک مرتبہ بیعت کرنے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’آپ نے جو آج مجھ سے بیعت کی ہے یہ تخم ریزی کی طرح ہے چاہیے کہ آپ اکثر مجھ سے ملاقات کریں اور اسی تعلق کو مضبوط کریں جو آج قائم ہوا ہے جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے‘‘

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 29 جدید ایڈیشن)

اسی طرح ایک موقع پر آپؑ نے فرمایا:۔

’’ہماری جماعت کو چاہئے کہ وقتاً فوقتاً ہمارے پاس آتے رہیں اور کچھ دن یہاں رہا کریں‘‘

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 553 جدید ایڈیشن)

اس نکتہ کو سیدنا ومولانا حضرت اقدس حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ نے خوب سمجھا تھا جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلافت کے عظیم منصب پر قائم فرمایا تھا۔ تاریخ احمدیت میں اس مبارک وجود کی مثال اس طرح ریکارڈ ہوئی ہے کہ آپ جب مہاراجہ جموں کشمیر کی ملازمت سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے وطن بھیرہ پہنچ کر بڑے پیمانے پر ایک شفاخانہ کھولنے کا پروگرام بنایا شفاخانہ کی عمارت زیر تعمیر تھی کہ آپ اس کا کچھ سامان لینے کیلئے لاہور آئے۔ لاہور پہنچ کر خیال آیا کہ یہاں سے قادیان نزدیک ہے کیوں نہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مل لیں چنانچہ بٹالہ پہنچ کر واپسی کا یکہ کرایہ پر لیکر قادیان پہنچے۔

جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بعد ملاقات قبل اس کے کہ آپ واپسی کی اجازت لیتے حضور علیہ السلام نے خود ہی دوران گفتگو فرمادیا کہ اب تو آپ فارغ ہوگئے ہیں آپ نے عرض کیا ہاں حضور، مقصد یہ تھا کہ اب یہیں رک جائیں فرماتے ہیں کہ حضور کے اس ارشاد پر میں نے یک بان سے کہہ دیا کہ اب تم واپس جاؤ آج واپسی کی اجازت لینا مناسب نہیں ہے۔ چند یوم تک اجازت لے لیں گے۔ اگلے روز حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کو اکیلے رہنے میں تو تکلیف ہوگی آپ اپنی ایک بیوی کو بلوا لیں آپؓ نے حسب ارشاد بیوی کو بلانے کیلئے خط لکھ دیا اور یہ بھی لکھ دیا کہ ابھی میں جلد نہ آسکوں گا لہذا عمارت کا کام فی الحال بند کردیا جائے۔ جب آپ کی بیوی آگئیں تو حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ آپکو کتابوں کا بہت شوق ہے لہٰذا آپ اپنا کتب خانہ بھی منگوا لیں۔ تھوڑے دنوں کے بعد فرمایا کہ دوسری بیوی آپ کی مزاج شناس اور پرانی ہے آپ اس کو ضرور بلوا لیں۔ پھر ایک موقع پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اب آپ اپنے وطن بھیرہ کا خیال بھی دل میں نہ لائیں اس پر حضرت مولانا نورالدین صاحب فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ کے بھی عجیب تصرفات ہوتے ہیں میرے واہمہ اور خواب میں بھی مجھے وطن کا خیال نہ آیا پھر تو ہم قادیان کے ہوگئے‘‘

(حیات نور مؤلفہ عبدالقادر سوداگرمل صفحہ 184-185)

جیسا کہ ہم ذکر کرچکے ہیں کہ حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کا وہی مبارک وجود تھا جنہیں اپنے امام کی کامل اطاعت وفرمانبرداری اور ان سے مضبوط تعلق وفا کے باعث اللہ تعالیٰ نے آپ خلیفہ کے اول کے منصب پر فائز فرمایا۔

حقیقت یہ ہے کہ امام وقت سے پختہ تعلق اور اس سے بار بار کی ملاقات اپنے اندر ایک عجیب تاثیر رکھتی ہے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اس تعلق میں فرماتے ہیں:۔

’’انبیاء اور خلفاء لوگوں کیلئے سہارے ہیں وہ دیوار نہیں جنہوں نے الٰہی قرب کے راستوں کو روک رکھا ہے بلکہ سونٹے ہیں اور سہارے ہیں جس کی مدد سے کمزور آدمی بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرلیتا ہے‘‘

(الفضل ۱۱ ستمبر 1947ء)

نیز فرمایا:

وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے اگر کوئی شخص اپنے آپ کو امام سے وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کرسکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کرسکتا ہے۔

پھر فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دُعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔ (منصب خلافت صفحہ 66)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف اوقات میں اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کو ہمیشہ اس بات کی تلقین فرمائی ہے کہ بیعت کرنے کے بعد ملاقات کی پروانہ کرنا اور پختہ تعلق نہ جوڑنا ایسی بیعت عبث اور سراسر فضول ہوتی ہے چنانچہ جب بھی کوئی شخص قادیان آتا اور وہ جلد واپس جانے لگتا تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے اشخاص کو ہمیشہ یہی فرماتے کہ چند روز اَور رُک جائیں۔ اور روحانی فائدہ حاصل کریں۔ بعض لوگ حضور علیہ السلام کے ارشاد پر چند روز کیلئے مزید رک جاتے اور روحانی ترقیات اور فیض لیکر واپس لوٹتے لیکن بعض لوگ اپنی بعض ذمہ داریوں اور مجبوریوں کا ذکر کرکے زبردستی اجازت لے لیتے لیکن نتیجہ یہی ہوتا کہ وہ اپنا اتنا مضبوط تعلق بنا نہیں پاتے۔

اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ سالانہ میں ہمارے لئے یہ نادر موقع عنایت فرمایا ہے کہ مرکز کی زیارت کے ساتھ ساتھ اس مرتبہ رونق مرکز سے ہم ملاقات کرنے والے ہیں۔ جی ہاں وہ ملاقات جو ہماری روحانی ترقی کیلئے ایک نادر و نایاب موقع ہے ہمیں اس روحانی خلیفہ کی ملاقات کیلئے نہایت عجز وانکسار کے ساتھ بصد شوق خود کو تیار کرنا چاہئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے یہی جلسہ سالانہ کی غرض وغایت بیان فرمائی ہے چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول کریم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہوجائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو لیکن اس غرض کے حصول کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہوجائے سو اس بات کیلئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہئے اور دُعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پروانہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر ایک کیلئے بباعث ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعدِ مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اُٹھا کر ملاقات کیلئے آدے کیونکہ اکثر لوگوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کیلئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کیلئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔‘‘

پس یہی وہ جلسہ ہے جس کے انتظار میں برسوں سے بھارت کے احمدی اپنی آنکھیں بچھائے ہوئے تھے الحمدللہ کہ اب اس کو صرف چند دن رہ گئے ہیں خدا کرے کہ ہمیں اس جلسہ کی حقیقی برکات حاصل ہوجائیں اور ہم اپنے امام کی ملاقات اور ان کی ربانی باتوں سے فیضیاب ہوسکیں۔ (منیر احمد خادم)

مسعود پور ہریانہ میں عیدالفطر کا شاندار اہتمام

جماعت احمدیہ مسعود پور ہریانہ نے امسال مکرم منیر احمد صاحب خادم سابق نگران ہریانہ وصدر مجلس انصاراللہ بھارت کو مسعود پور میں عیدالفطر کے موقع پر دعوت دی تھی چنانچہ اس کیلئے اردگرد کے دیہاتوں میں بھی اعلان کیا۔ ۴ نومبر بروز جمعہ عیدالفطر کی نماز مکرم منیر احمد صاحب خادم نے پڑھائی اور جمعہ بھی پڑھایا۔ ان ہر دو تقاریب میں ۴۰۰ سو زائد افراد نے شرکت کی اس موقع پر ناشتے اور دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

(جوگیا خان معلم گرائے مسعود پور ہریانہ)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

’’جہیز کی نمائش سے بچنا چاہئے جو کچھ دیا جاتا ہے بکسوں میں بند کرکے دیا جائے نہ صرف جہیز بلکہ بَری کی نمائش بھی بُری چیز ہے‘‘ (ارشادات عالیہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ وہ نیکیوں میں ترقی کے لئے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرے۔

اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے اور نیکیوں میں ترقی کرنے کے لئے دین کی اشاعت کے لئے حسب توفیق کچھ نہ کچھ ضرور دینا چاہئے۔

دلائل کے ساتھ اسلام کی خوبیاں بتانا اور اسلام کی تبلیغ کرنا اصل جہاد ہے۔ اور ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچائے۔

(مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل (مرحوم) اور مکرم صاحبزادہ مرزا ادریس احمد صاحب (مرحوم) کا ذکرخیر)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 29/اپریل 2005ء بمطابق 29/شہادت 1384 ہجری شمسی بمقام نیروبی، کینیا (مشرقی افریقہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

﴿وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ- اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا- اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾- (سورۃ البقرہ آیت نمبر:149)

کل کی تقریر میں مَیں نے آپ لوگوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ انبیاء کے آنے کا جو مقصد ہوتا ہے اور جس مقصد کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے وہ یہ ہے کہ خدا سے ملانا اور گناہ سے بچنے کے طریقے سکھانا اور نیکیوں کی طرف لے جانے والے راستے بتانا۔ اس سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ یہ مقصد ہم بڑی آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ جب آپ نیکیوں پر قائم ہونے کی کوشش شروع کرتے ہیں اور کچھ نیکیاں بجالانا شروع کرتے ہیں تو یہ ایک قدم ہے یا چند قدم ہیں جو ہم نے اس راستے میں اٹھائے ہیں۔ یہ وہ انتہا نہیں ہے جس پر ایک احمدی مسلمان کو پہنچنا چاہئے۔ اور انتہا ہو بھی نہیں سکتی کیونکہ ہر منزل پر اگلی منزل کا پتہ ملتا ہے جس کے لئے رہنما کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ 'گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں'۔ دین میں اور روحانیت میں کوئی خود بخود اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کے راستے تلاش نہیں کر سکتا۔ جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا کوئی چنیدہ بندہ وہ راستے نہ دکھائے۔ اور اس زمانے میں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ چنیدہ بندہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے قرب کے اعلیٰ معیار صرف کچھ عبادت کر کے حاصل نہیں ہو جاتے اور نہ ہی نیکیوں کی انتہا کچھ نیکیاں حاصل کرنے سے ہو جاتی ہے بلکہ یہ ایک مسلسل عمل ہے اور مسلسل سفر ہے جس پر چلتے ہوئے جب مومن اپنے خیال میں منزل کے قریب پہنچتا ہے تو اسے اور منزلیں نظر آنی شروع ہو جاتی ہیں۔

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ نیکیوں کی منزلیں تلاش کرے۔ ان میں عبادتیں بھی ہیں، نیک کام بھی ہیں، جن پر احمدی ہر وقت چلتا رہے اور نیکی کی منزلیں تلاش کرے۔ اعلیٰ اخلاق ہیں جن میں ہر احمدی کو ترقی کرنی چاہئے۔ لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں ایک فکر کے ساتھ کوشش کرنی چاہئے۔ غرض کہ ایک احمدی مسلمان کے سامنے ایک وسیع میدان ہے۔ جس میں ہر وقت ایک لگن کے ساتھ اور ایک توجہ کے ساتھ کوشش کرتے ہوئے آگے بڑھنا ہے اور آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ کسی ایک کام کو پکڑ کر خیال کرنا کہ ہم نے معیار حاصل کر لئے بالکل غلط ہے۔ بلکہ اُن تمام نیکیوں میں جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے ترقی حاصل کرو گے تو صحیح مومن کہلا سکو گے۔ اور اسی بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہر ایک کے لئے ایک مطمح نظر ہوتا ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ تو واضح ہو گیا کہ تمہاری زندگی کا مقصد اور مطمح نظر جس کو سامنے رکھ کر ایک انسان اپنے راستوں کا تعین کرتا ہے، وہ یہ ہونا چاہئے کہ تم نے نیکیوں میں ترقی کرنی ہے۔ اور جب ہر مومن، ہر احمدی ایک لگن کے ساتھ، ایک تڑپ کے ساتھ اس دوڑ میں شامل ہوگا کہ اس نے نیکیوں میں ترقی کرنی ہے تو تصور کریں کہ ایسی صورت میں کس قدر حسین معاشرہ قائم ہوگا۔ جہاں عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم ہو رہے ہوں گے اور دوسری نیکیوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہوں گے۔ کچھ تو ایک دوسرے کو دیکھ کر اس رنگ میں رنگین ہو رہے ہوں گے کہ ہم نے بھی وہ معیار حاصل کرنے ہیں جو دوسرے حاصل کر رہے ہیں۔ ان کو بھی یہ فکر ہوگی کہ ہم نے بھی خدا تعالیٰ کا قرب پانے کے وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں جو ہمارے بھائی حاصل کر رہے ہیں۔ دوسروں کی عبادتوں اور نیکیوں کو دیکھ کر حسد کے جذبے پیدا نہیں ہوں گے بلکہ ان پر رشک آئے گا اور پھر خود بھی ان نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش ہوگی۔ صحابہ کرام اس طرف بہت توجہ دیا کرتے تھے اور بڑی فکر کے ساتھ توجہ دیا کرتے تھے۔

چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ ایک دفعہ صحابہ اکٹھے ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ دولتمند لوگ اپنی دولت کی وجہ سے سارا ثواب لے جاتے ہیں یا ان سے زیادہ ثواب لے جاتے ہیں۔ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں۔ وہ بھی روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں۔ وہ بھی دوسری عبادتیں کرتے ہیں جس طرح ہم عبادتیں کرتے ہیں۔ لیکن ایک زائد بات اُن میں ہے جو ہم نہیں کر سکتے اور وہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو امیر ہیں، ان ساری نیکیوں کے ساتھ ساتھ اپنے مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ لیکن ہم اپنی غربت کی وجہ سے باوجود خواہش ہونے کے اس میدان میں ان سے پیچھے ہیں۔ ہمیں بھی کوئی راستہ بتائیں کہ ہم اس نیکی میں ان کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال نہیں دیا جو تم بطور صدقہ خرچ کرو؟ آپؐ نے یہ سوال کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ یاد رکھو کہ ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، اور الحمدللہ کہنا صدقہ ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے۔

ایک روایت میں ہے، آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگ ہر نماز کے بعد 33 دفعہ سُبْحَانَ اللّٰه پڑھا کرو، 33 دفعہ اَلْحَمْدُلِلّٰه پڑھا کرو، اور 34 دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَر پڑھا کرو۔ یہ تمہیں ان امیروں کے برابر لے آئے گا جو صدقہ و خیرات کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ تو صحابہ نے یہ عمل شروع کر دیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد جو امیر صحابہ تھے انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ نماز کے بعد بیٹھ کر وظیفہ کرتے ہیں۔ کیونکہ ان صحابہ میں بھی نیکی میں آگے بڑھنے کی ایک لگن تھی۔ دنیادار امیر کی طرح تو نہیں تھے جو اپنی دولت کی وجہ سے اندھے ہو جاتے ہیں کہ نہ ہی خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرتے ہیں اور نہ ہی بندوں کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ بلکہ دنیادار امیر لوگ تو نیکیوں میں بڑھنے کی بجائے برائیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔

بہر حال اُن امیر صحابہ کو بھی ان غرباء کو دیکھ کر یہ تجسس پیدا ہوا کہ یہ کیا ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ آخر اُن کو پتہ چل گیا کہ یہ نماز کے بعد اس طرح ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ چنانچہ اُن امیر صحابہ نے بھی ذکر الٰہی شروع کر دیا۔ کیونکہ یہ وہ لوگ تھے جو نیکیوں میں بڑھنے کے مفہوم کو سمجھتے تھے۔ اس پر یہ غریب صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اُن امیر صحابہ کو بھی پتہ چل گیا ہے اور انہوں نے بھی ہماری طرح ذکر الٰہی اور وظیفہ شروع کر دیا ہے۔ یہ لوگ پھر ہم سے آگے نکل گئے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب مَیں کیا کر سکتا ہوں۔ جس کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کی توفیق دے رہا ہے اُسے مَیں کس طرح روک سکتا ہوں۔ (صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ۔ باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفتہ)

تو دیکھیں یہ صحابہؓ کے ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کے نمونے تھے۔ اور یہ نمونے ہمارے سامنے صرف اس لئے نہیں بتائے جاتے کہ ہم سنیں اور ان سے محظوظ ہوں۔ بلکہ اس لئے ہیں کہ ہم اُن پر عمل کرنے والے بنیں۔ صحابہ کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کا اس قدر شوق تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بار بار بڑے تجسس سے اس بارے میں سوال کیا کرتے تھے۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے اور دوزخ سے دور رکھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ایک بہت بڑی اور مشکل بات پوچھی ہے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو یہ آسان بھی ہے۔ تُو اللہ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز پڑھ، باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، اگر زادِ راہ ہو تو بیت اللہ کا حج کر۔

پھر آپؐ نے یہ فرمایا کہ اب مَیں بھلائی اور نیکیوں کے دروازوں سے متعلق تجھے نہ بتاؤں؟ سنو! روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے۔ صدقہ گناہوں کی آگ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ رات کے درمیانی حصے میں نماز پڑھنا اجر عظیم کا موجب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ (السجدۃ:17)

پھر آپ نے فرمایا کیا میں تم کو سارے دین کی جڑ بلکہ اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتاؤں؟ مَیں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا کہ دین کی جڑ اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے، اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا کیا مَیں تجھے اس سارے دین کا خلاصہ نہ بتاؤں؟ مَیں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! ضرور بتائیے۔ آپؐ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اِسے روک کر رکھو۔ مَیں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کیا جو کچھ ہم بولتے ہیں اس کا بھی ہم سے مؤاخذہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں تجھ کو گم کرے (یہ عربی کا محاورہ ہے افسوس کے اظہار کے لئے بولا جاتا ہے) فرمایا کہ لوگ اپنی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتیوں یعنی اپنے بُرے بول اور بے موقع باتوں کی وجہ سے ہی جہنم میں اوندھے منہ گرتے ہیں۔ (سنن الترمذی۔ ابواب الایمان۔ باب ما جاء فی حرمۃ الصلاۃ)

تو دیکھیں کتنی فکر ہے کہ ہلکا سا بھی کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جس سے دوزخ کی ہوا بھی لگے۔ بلکہ ایسے کام سرزد ہوں، ایسی نیکیاں سرزد ہوں جو اللہ کی رضا حاصل کرنے والی ہوں۔ یہ صحابہ کا رویہ ہوتا تھا۔ لیکن دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب کہ یہ ہے تو مشکل کام لیکن اگر تم اس بات پر قائم ہو جاؤ کہ تم نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ فضل بھی فرماتا ہے اور انسان کی جنت میں جانے کی خواہش بھی پوری ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے بعض عمل کرنے ہوں گے۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ایسی عبادت کرو جو اس کا حق ہے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نمازوں کے اوقات میں جیسا کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے، پوری توجہ نمازوں کی طرف رکھو۔ تمہارے کام یا تمہارے دوسرے عذر تمہیں نمازیں پڑھنے سے نہ روکیں۔ کام کی خاطر نماز کو نہ چھوڑو بلکہ نماز کی خاطر کام چھوڑو۔ ورنہ یہ بھی ایک قسم کا مخفی شرک ہے۔ کیونکہ اگر کام کی خاطر نماز چھوڑو گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے نزدیک دنیاوی کام تمہارے خدا کی عبادت کرنے سے زیادہ اہم ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے اپنے کام کو خدا کے مقابل پر کھڑا کر دیا ہے۔ اس زمانے میں، جو دنیا داری بہت ہے۔ تو دیکھیں یہ شرک خاص طور پر بہت پھیل گیا ہے۔ دنیاوی کاموں اور دھندوں میں انسان اس قدر ڈوب گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نمازوں کی حیثیت ایک ثانوی حیثیت ہو گئی ہے اور اس زمانے میں جو نمازوں کو خاص توجہ اور شوق سے ادا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق یقیناً اس کا قرب پانے والا ہوگا۔

پس ہر احمدی کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ اگر اُس نے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے، اور اُس کی جنت حاصل کرنی ہے تو اُسے اپنی نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرنی ہوگی۔ بلکہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی کے دروازوں میں داخل ہونے کے لئے مزید ترقی کرنی ہے تو رات کو تہجد کے لئے اٹھنا بھی ضروری ہے جس سے نیکیوں کی طرف اور قدم بڑھیں گے، عبادت کے مزید ذوق پیدا ہوں گے، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے مزید کوشش ہوگی۔ اور اس طرح ہمارے اندر ایک روحانی تبدیلی پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ جو روحانی ترقی کی مزید منزلیں طے کروائے گی اور ہر دن اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی طرف ہمارا قدم ایک نئے انداز میں اٹھے گا۔

پس ہر احمدی اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی کوشش کرے۔ اور پھر ایک مومن کیونکہ صرف اپنا ہی ذمہ دار نہیں بلکہ اپنے بیوی بچوں اور اس کے زیر اثر جو ماحول ہے اس کا بھی ذمہ دار ہے۔ اس لئے ان عبادتوں کے معیار حاصل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے شرک سے پاک معاشرہ قائم کرنے کے لئے، اپنے بیوی بچوں کی بھی نگرانی کرنی ہوگی کہ وہ بھی عبادتوں کی طرف توجہ دیتے ہیں کہ نہیں۔ اور جب آپ اپنے پاک نمونے قائم کریں گے تو یقیناً آپ کی نسلیں بھی ان پاک نمونوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو آپ پر برستا دیکھ کر اللہ تعالیٰ کا عابد بننے کی کوشش کریں گی۔ اور یوں وہ بھی عبادتوں میں ترقی کرنے کی دوڑ میں شامل ہو جائیں گی۔ اور نمازوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے ساتھ وہ دوسری قربانیوں اور عبادتوں میں ترقی کرنے کی طرف بھی توجہ دیں گی۔ اور یوں جماعت کے اندر نیکیوں کو قائم کرنے اور نہ صرف قائم کرنے بلکہ ترقی کرنے اور مسلسل جاری رکھنے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بھلائی اور نیکی کے دروازے جو جنت کی طرف لے جاتے ہیں ان میں سے ایک دروازہ صدقہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی ہے جو گناہ کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اس طرح ٹھنڈا کرتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ تو جب انسان گناہ کا احساس کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہوئے، آئندہ سے توبہ کرتے ہوئے اس کے آگے جھکے اور وہ یہ عہد کرے کہ وہ آئندہ اس گناہ سے بچے گا اور ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں بھی کچھ دے تو اس کا یہ احساس فکر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کھینچنے والا ہوگا۔ اور اس سے نہ صرف گناہ سے بچے گا بلکہ نیکی کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔ اور پھر نہ صرف نیکی کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی بلکہ اس میں ترقی کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی۔

ایک غریب آدمی کو خیال آ سکتا ہے کہ ہم کس طرح صدقہ کریں۔ ہم کس طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے اور نیکیوں میں ترقی کرنے کے لئے دین کی اشاعت کے لئے حسب توفیق کچھ نہ کچھ ضرور دینا چاہئے۔ کیونکہ اس رزق میں سے جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اپنی جان پر قربانی کر کے اس کی راہ میں کچھ خرچ کریں گے تو اس سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کے مزید راستے کھلیں گے۔

دوسرے، ایسے لوگوں کو جن کی توفیق تھوڑی ہے یاد رکھنا چاہئے کہ جیسے کہ مَیں پہلے حدیث بتا آیا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح و تحمید اور ذکر الٰہی کو بھی صدقہ قرار دیا ہے۔ یہ بھی ایک مال ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینا چاہئے۔ جب احمدی اس نظر سے بھی ذکر الٰہی کر رہے ہوں گے کہ ایک تو یہ کہ ہم اللہ کے حضور یہ دعائیں نذر کرتے ہیں اور اللہ سے امید رکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری توفیقوں کو بڑھائے گا تا کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے بنیں تو اس نیکی میں بڑھنے کی خواہش کی اللہ بہت قدر کرتا ہے اور پھر ایسے ذریعوں سے نوازتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین اسلام کی چوٹی جہاد ہے۔ اب اس زمانے میں تلواروں اور بندوقوں کا جہاد تو ختم ہو گیا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح کی آمد کے ساتھ ہی تلوار کا جہاد ختم ہونا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وجہ سے فرمایا ہے کہ میرے

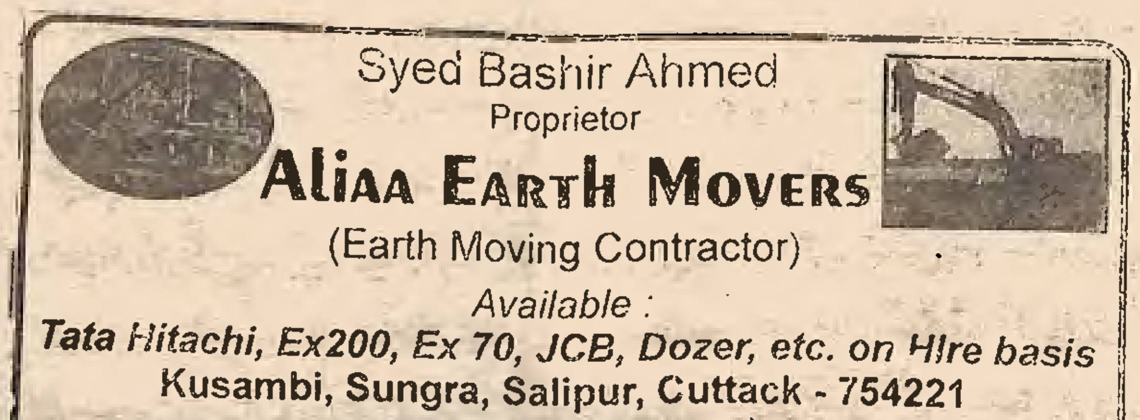

آنے کے بعد اب تلوار کا جہاد نہ صرف بند ہو گیا ہے بلکہ حرام ہو گیا ہے۔ اس کے بعد کیا یہ سمجھا جائے کہ اسلام کی اس چوٹی تک پہنچنے کے راستے ختم ہو گئے؟ نہیں۔ بلکہ تلوار کا جہاد تو جہاد کی ایک قسم ہے جس کی اُس وقت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے اجازت دی تھی۔ بلکہ اُس وقت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت اور تبلیغ کو ہی جہادِ اکبر قرار دیا تھا۔ بلکہ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے قرآنی دلائل سے دشمن کا منہ بند کرنے اور پیغام پہنچانے کو جہاد قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے ﴿وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا﴾ (الفرقان:53) یعنی اس قرآن کے دلائل کے ساتھ بڑا جہاد کرو۔

پس دلائل کے ساتھ اسلام کی خوبیاں بتانا اور اسلام کی تبلیغ کرنا اصل جہاد ہے۔ اور ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچائے۔ یقیناً اس کی وجہ سے قربانیاں بھی دینی پڑیں گی۔ لیکن یہ قربانیاں ہی ہیں جن کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی چوٹی جہاد کو قرار دیا ہے۔ اور اس نیکی میں ہر احمدی کو ایک دوسرے سے بڑھنے کی خاص کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے عملوں کو بھی درست کریں کہ اسے دیکھ کر لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوں اور پھر تبلیغ کے میدان میں کود جائیں۔ آپ کی وطن سے محبت بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ان لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بارے میں بتائیں، اس کی خوبیاں بتائیں۔ آئندہ انسانیت کی بقا بھی اسی میں ہے کہ دنیا ایک خدا کو ماننے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ پس اس چوٹی کو حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرے۔ ورنہ ہمارا یہ دعویٰ غلط ہو گا کہ ہم ہر میدان میں نیکیوں میں آگے بڑھنے والے لوگ ہیں اور یہ ہمارا مطمح نظر ہے اور یہی ہمارا مقصد ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حسین معاشرے کے قیام کے لئے ایک بڑی اہم بات ہمیں یہ بتائی ہے جس پر عمل کر کے ہم جنت کے وارث ہو سکتے ہیں اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی، اور وہ ہے زبان پر قابو۔ اگر ہم میں سے ہر شخص دوسرے کے لئے نیک خیالات رکھتا ہو، کبھی اس کے متعلق غلط بات کہنے کا خیال بھی دل میں نہ لائے۔ ہمیشہ ایک دوسرے کے لئے نیک جذبات ہوں۔ بعض دفعہ ایک شخص دوسرے کو ایسی بات کہہ جاتا ہے جو نامناسب ہوتی ہے، دوسرے کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والی ہوتی ہے، جس کو یہ بات کہی جائے وہ اگر وقتی طور پر خاموش بھی رہے لیکن دل میں محسوس کرتا ہے اور اس کے دل میں رنجش کی دیوار کھڑی ہو جاتی ہے جو آہستہ آہستہ فساد کا باعث بنتی ہے۔ اور جہاں یہ باتیں معاشرے میں تلخیوں کا باعث بنتی ہیں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی تلخ اور کڑوی باتیں کرنے والوں کو انذار کیا ہے کہ وہ لوگ پھر جہنم میں اوندھے منہ گرتے ہیں۔ تو دیکھیں کہ کہاں تو مومنوں کا یہ مطمح نظر کہ انہوں نے نیکیوں میں آگے بڑھنا ہے۔ اور نہ صرف خود نیکیوں میں ترقی کرنی ہے بلکہ اپنے ساتھ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلانی ہے، ان کو بھی نیکیوں میں اپنے ساتھ ملانا ہے۔ اور کہاں یہ عمل کہ دوسرے کے جذبات کا خیال بھی نہ رکھنا تو ایسے لوگوں کو تو کبھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ایسے لوگ ہیں جن کا مطمح نظر نیکیوں میں آگے بڑھنا ہے۔

پس ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ وہ نیکیوں میں ترقی کے لئے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرے۔ جماعت کی خاطر قربانی کے معیار بلند کرے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو ہر شخص تک پہنچا کر تبلیغ کا حق ادا کرے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مخلوق کے حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ ہر ایسی چیز جو معاشرے میں امن پھیلانے کا باعث بنتی ہے، نیکی ہے۔ اور ہمیں یہ حکم ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کو اپنا مقصد قرار دیں۔ ظاہر ہے جب ہم یہ فیصلہ کر لیں گے کہ ہم نے نیکیاں کرنی ہیں اور یہی ہماری زندگی کا مقصد ہے تو پھر برائی کے خیال بھی ہمارے دل میں کبھی نہیں آ سکتے۔ کبھی یہ خیال بھی ہمارے دل میں نہیں آئے گا کہ ہم نے دل لگا کر محنت نہیں کرنی، اپنے کام کا پورا حق ادا نہیں کرنا۔ کبھی یہ خیال دل میں نہیں آئے گا کہ ہم نے کسی کا حق مارنا ہے۔ کبھی یہ خیال نہیں آئے گا کہ ہم نے کسی بھی قسم کی اخلاقی برائی کرنی ہے۔ کبھی یہ خیال نہیں آئے گا کہ ہم نے جھوٹ بولنا ہے یا کوئی غلط بات کر کے فائدہ اٹھانا ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ بڑا جھوٹ بولنا گناہ ہے لیکن چھوٹی موٹی غلط بات بیان کرنا جائز ہے۔ یہ سب نفس کے دھوکے ہیں۔ ہر احمدی کو اس سے بچنا چاہئے۔ اور صرف بچنا ہی نہیں چاہئے بلکہ یہ ارادہ کر لیں کہ ہم نے سوائے نیکیوں کے کچھ کرنا ہی نہیں اور جب یہ نیکیاں کر رہے ہوں گے تو پھر اس میں بڑھنے اور ترقی کرنے کی دوڑیں بھی لگیں گی ورنہ وہ مقصد حاصل کرنے والے نہیں ہوں گے جس کی خاطر آپ نے احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"اسلام میں انسان کے تین طبقے رکھے ہیں۔ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ، مُقْتَصِدٌ، سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ۔ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ تو وہ ہوتے ہیں جو نفس امارہ کے پنجے میں گرفتار ہوں۔ اور ابتدائی درجہ پر ہوتے ہیں۔ جہاں تک ان سے ممکن ہوتا ہے وہ سعی کرتے ہیں کہ اس حالت سے نجات پائیں۔

مُقْتَصِدٌ وہ ہوتے ہیں جن کو میانہ رو کہتے ہیں۔ ایک درجہ تک وہ نفس امارہ سے نجات پا جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی کبھی کبھی اس کا حملہ اُن پر ہوتا ہے اور وہ اس حملہ کے ساتھ ہی نادم بھی ہوتے ہیں، پورے طور پر ابھی نجات نہیں پائی ہوتی۔

مگر سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ وہ ہوتے ہیں کہ اُن سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں اور وہ سب سے بڑھ جاتے ہیں۔ ان کی حرکات و سکنات طبعی طور پر اس قسم کی ہو جاتی ہیں کہ اُن سے افعالِ حسنہ ہی کا صدور ہوتا ہے۔ گویا ان کے نفس امارہ پر بالکل موت آ جاتی ہے اور وہ مطمئنہ حالات میں ہوتے ہیں۔ ان سے اس طرح پر نیکیاں عمل میں آتی ہیں گویا وہ ایک معمولی امر ہے۔ اس لئے ان کی نظر میں بعض اوقات وہ امر بھی گناہ ہوتا ہے جو اس حد تک دوسرے اس کو نیکی ہی سمجھتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی معرفت اور بصیرت بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو صوفی کہتے ہیں کہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْن"۔ (الحکم جلد 9 نمبر 39 مورخہ 10/ نومبر 1905ء صفحہ 5-6)

اللہ کرے ہم اس کے مطابق نیکیاں کرنے والے ہوں اور نیکیوں میں بڑھنے والے ہوں اور ہر احمدی ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنے والا ہو تا کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں تو خدا تعالیٰ ہمیں یہ نہ کہے کہ جب تمہیں نیکیوں کے کرنے بلکہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کا حکم تھا تو پھر کیوں تم نے ان پر عمل نہیں کیا۔ اللہ ہم پر رحم فرمائے اور اپنے حکموں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اپنی بات ختم کرنے سے پہلے میں پھر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ان دو دنوں میں آپ نے جو بھی نیکی کی باتیں سیکھی ہیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ اپنے گھروں میں جا کر یہ نیکی کی باتیں بھول نہ جائیں بلکہ اپنے بیوی بچوں میں بھی ان کو قائم کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ پر آنے والوں کے لئے کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ آپ کی ہر فکر، رنج اور غم کو دور فرمائے اور اس ملک کی ترقی کے لئے نئی راہیں کھولے۔ اور آپ سب کے دلوں میں جماعت اور خلافت سے وفا اور محبت کو بڑھاتا رہے۔ آمین۔

آخر پر خطبہ ثانیہ سے پہلے میں دو وفات شدگان کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ایک تو ہیں مولانا محمد احمد صاحب جلیل۔ یہ سلسلہ کے ایک پرانے خادم تھے۔ انہوں نے جماعت کے شعبوں میں مختلف جگہوں پر کام کیا ہے اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں بھی پڑھایا ہے۔ ان کے بہت سارے شاگرد ہیں جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور خدمات دینیہ بجا لا رہے ہیں۔ یہ بڑا لمبا عرصہ مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی رہے ہیں۔ اور بڑے ہنس مکھ اور خوش مزاج آدمی تھے۔ اور بڑے عاجز انسان تھے۔ نیکیوں میں بڑھنے والے اور بڑی بزرگ طبیعت کے مالک تھے، نیک طبیعت کے مالک تھے۔ ایک لمبا عرصہ بیمار رہ کر ان کی دو تین دن پہلے وفات ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرے میرے بڑے بھائی مکرم مرزا ادریس احمد صاحب کی دو دن پہلے وفات ہوئی ہے۔ پھیپھڑوں میں کینسر کی وجہ سے کچھ عرصہ سے بیمار تھے۔ آپریشن ہوا تھا جس کے بعد طبیعت بگڑتی گئی۔ چند ماہ پہلے سے، جب سے بیماری کا پتہ لگا، بڑی بہادری سے بیماری کا مقابلہ کیا بلکہ دوسرے عزیزوں کو بھی تسلی دلایا کرتے تھے۔ بے نفس اور بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ یہ بھی دعا کریں کہ ہر دو وفات یافتگان جو ہیں ان کی نسلوں میں بھی خلافت اور جماعت سے وفا و محبت ہمیشہ قائم رہے۔ ابھی نماز جمعہ اور عصر کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی میں پڑھاؤں گا۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ان جلسوں کی ایک غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ دوران سال جو دوست وفات پائیں ان کی مغفرت کے لئے بھی دعا کی جائے۔ تو اس ملک کینیا میں بھی جو احمدی بزرگ جنہوں نے وفات پائی ہے ان کی مغفرت کے لئے دعا بھی اس جنازہ میں ساتھ شامل کر لیں۔

امیر صاحب نے حاضری کی یہ رپورٹ دی ہے کہ ان کا پہلے جو جلسہ ہوا تھا اس میں پندرہ سو حاضری تھی۔ اب اللہ کے فضل سے اس وقت سات ہزار دو سو حاضری ہے۔ اور بہت سارے لوگ غربت کی وجہ سے بہت سارے علاقوں سے آئے بھی نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں ان علاقوں میں جا بھی رہا ہوں، دورہ کروں گا۔ بہر حال حاضری اس سے بہت بڑھ سکتی تھی۔

جلسہ سالانہ کے مقاصد

زہد و تقوی، خدا ترسی، پرہیز گاری، نرم دلی، باہم محبت ومؤاخات، تواضع، انکساری اور راستبازی میں ترقی نیز دینی مہمات کے لئے اپنے اندر سرگرمی پیدا کرنا

مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج حیدرآباد

جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام جوں جوں قریب آنے شروع ہوتے ہیں تو شمع احمدیت کے پروانے قادیان کی مقدس سرزمین کی طرف اپنی پرواز کی تیاری شروع کردیتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی گمنامی اور بے کسی کے ایام میں خدا تعالیٰ سے علم پاکر 1882 میں کتاب براہین احمدیہ تصنیف فرمائی تو اُس میں آپ نے یہ الہام شائع فرمایا

ا۔ یاتیک من کل فج عمیق ویاتون من کل فج عمیق۔ یعنی کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے اور جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گی۔
(روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ 267)

پھر فرمایا:

۲- ولا تصعر لخلق الله ولا تسئم من الناس

یعنی جب لوگوں کے بکثرت آنے کی یہ پیشگوئیاں پوری ہوں گی تو اُس وقت تم ملال ظاہر نہ کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔

اس کے بعد آپؑ کو یہ الہام ہوا۔

۳- وسع مکانک

یعنی اپنے مکان کو وسیع کر (تذکرہ صفحہ 53)

الحمدللہ مندرجہ بالا پیشگوئیاں آج ہم پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی حکم کے تحت جب جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اُس وقت 75 اصحاب نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت پائی لیکن اب وعدہ الٰہی کے مطابق جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہجوم خلق کو دیکھ کر ایمان میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ روحانی جلسہ 75 سے بھی زاید ممالک میں منعقد ہونا شروع ہو چکا ہے۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں سعید روحیں روحانی حقائق و معارف حاصل کرنے کیلئے اس جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کررہی ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے جو اغراض و مقاصد اور برکات وفوائد بتائے ہیں وہ درج کئے جارہے ہیں تا کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنے والے احباب ان اغراض و مقاصد کو مدنظر رکھ کر شامل ہوں۔ اور ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

امام وقت کی صحبت سے فیضیاب ہونا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تادنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے...... اس غرض کے حصول کیلئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے...... کبھی کبھی ضرور ملنا چاہئے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہوکر پھر ملاقات کی پروا نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی"۔

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد نمبر 4 صفحہ 351)

"اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ اُن کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی اُن میں پیدا ہو اور دینی مہمات کیلئے سرگرمی اختیار کریں"۔

(روحانی خزائن جلد نمبر 6 شہادت القرآن اشتہار لتوائے جلسہ صفحہ 394)

نیز فرمایا کہ:

"مبائعین محض للہ سفر کرکے آئیں اور میری صحبت میں رہیں اور کچھ تبدیلی پیدا کرکے جائیں" (اشتہار شہادت القرآن روحانی خزائن جلد نمبر 6 صفحہ 395)

حقائق و معارف اور روحانی باتیں سننا

دنیا میں کئی قسم کے جلسہ جلوس منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں لوگوں کی دلچسپی کیلئے قوالیوں گانے بجانے کے علاوہ کھیل کود کے پروگرام رکھے جاتے ہیں۔ لیکن جلسہ سالانہ محض دینی باتوں کے سننے سنانے کیلئے منعقد کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں"

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 392)

گویا جلسہ سالانہ میں شمولیت علمی ترقی اور معرفت روحانی کے بڑھانے کا موجب ہے۔

مسیح موعودؑ کی دُعا سے حصہ پانا

جلسہ سالانہ میں مخلصانہ شرکت کرنے والوں کو ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ مندرجہ ذیل خاص الخاص دُعا سے حصہ پاتے ہیں:۔

بالآخر میں دُعا کرتا ہوں کہ ہر ایک جو للٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے۔ اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کردیوے اور اُن کے ہم وغم دور فرمادے اور اُن کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے۔ اور روز آخرت میں اپنے بندوں کے ساتھ ان کو اٹھائے جن پر اُن کا فضل ودرحم ہے۔ اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ (آمین ثم آمین)

(مجموعہ اشتہارات 7 دسمبر 1892ء روحانی خزائن جلد نمبر ا صفحہ 342)

اس دُعا سے ہر ایک احمدی پورا پورا حصہ لینے کا متمنی رہتا ہے لیکن یہ دُعا اُسی کے حق میں مقبول ہوسکتی ہے۔ جو مخلصانہ ارادہ ہے جلسہ سالانہ کیلئے سفر اختیار کرے گا اور جلسہ کے ایام میں تقاریر اور عبادت اور ذکر الٰہی کے پروگراموں سے بھرپور حصہ لے گا۔

اضافہ علمی اور ترقی معلومات

جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ ہے کہ:۔

"تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو"

(مجموعہ اشتہارات روحانی خزائن جلد نمبر ا صفحہ 340)

جلسہ سالانہ کی تقاریر سننے والوں پر یہ امر خوب روشن ہے کہ اِن کی علمی اور روحانی ترقی میں کس قدر اضافہ اور اُن کے ایمان میں کتنی زیادتی ہوتی ہے۔ مگر جلسہ میں حاضر نہ ہونے والے ان برکات اور روح پرور مناظر سے محروم رہتے ہیں۔

نئے بھائیوں سے ملاقات

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاما فرمایا تھا کہ

"میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور اُن کے نفوس اور اموال میں برکت دوں گا اور اُن میں کثرت بخشوں گا" (تذکرہ صفحہ 146)

الحمدللہ وعدہ الٰہی کے مطابق شمع احمدیت کے پروانے اس وقت دنیا کے 180 سے بھی زائد ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں علاوہ ازیں یہ کارواں بڑھتا بڑھتا کروڑوں کی تعداد کو پہنچ چکا ہے۔ اور گذشتہ کئی سالوں سے نئے شامل ہونے والے نومبائعین کی بڑی بھاری تعداد ہے جو جلسہ سالانہ میں ہر سال شامل ہورہی ہے۔ اُن سے ملاقات اور تعارف کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والوں سے ملکر ایمان ویقین میں ایک جلا پیدا ہوتی ہے۔

جلسہ سالانہ کے اس عظیم غرض اور اہم فائدہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں،

"اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا۔ کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد وتعارف ترقی پذیر ہوگا"۔

(مجموعہ اشتہارات روحانی خزائن جلد نمبر 4۔ صفحہ 252)

اجتماعی دُعائے مغفرت

جلسہ سالانہ میں شرکت کا ایک فائدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ بھی ہے کہ "جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کرجائے گا اس جلسہ میں اُس کے لئے دُعائے مغفرت کی جائے گی"(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352)

ظاہر ہے کہ جن وفات یافتہ لوگوں اور مقبرہ بہشتی میں مدفون موصیوں کے لئے جلسہ سالانہ میں آنے والے ہزار ہا مخلصین دُعا کریں گے۔ یقیناً اُس کے مدارج بلند ہوں گے۔

اشاعت اسلام کیلئے مشورہ اور تدابیر

جلسہ سالانہ میں شرکت کا ایک اور فائدہ کے بارہ میں حضور تحریر فرماتے ہیں:

"اس جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کیلئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کیلئے طیار ہو رہے ہیں"۔

(مجموعہ اشتہارات۔ روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ 41-340)

مندرجہ بالا اشتہار حضور نے 1892 میں شائع فرمایا۔ اُس وقت کون سوچ سکتا تھا کہ یورپ سے احمدیت کا پیغام بڑی آب تاب سے پوری دنیا پھیلے گا۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ یورپ اور امریکہ کی سعید روحیں اسلام احمدیت کے پرامن پیغام کو بکثرت قبول کریں گی۔ یورپ میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کے دوران جو تاثرات یورپین اعلیٰ شخصیات کی طرف سے سننے کو ملتے ہیں۔ اُن سے پتہ چلتا ہے کہ جلسہ سالانہ کی برکت سے وہ اسلامی تعلیمات ماننے پر مجبور ہیں۔ آج جب ہم دنیا بھر کے منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کو دیکھتے ہیں تو وہ وعدے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے فرمائے تھے اپنی زندگیوں میں پورا ہوتے دیکھ کر دل مسرت وحمد و ثناء سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ خلیفہ وقت کی موجودگی میں منعقد ہونے والے تمام جلسے بین الاقوامی حیثیت کے حامل ہوچکے ہیں کیونکہ تمام جلسے M.T.A کے ذریعہ پوری دنیا میں براہ راست نشر ہوتے ہیں اور بیک وقت پوری دنیا میں دیکھے اور سنے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زاد راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لائیں"۔

(مجموعہ اشتہارات روحانی خزائن جلد ا۔ صفحہ 341)

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ سالانہ کی برکات کو اجتماعی اور انفرادی طور پر حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پر معارف دُعاؤں سے متمتع ہونے کی سعادت نصیب کرے۔

میرا پیارا شہید بھائی

سیدہ ثریا صادق انگلینڈ

خاکسار کے چھوٹے بھائی سید عبد الماجد صاحب کشمیری جو حضرت سید سیف اللہ شاہ صاحبؓ (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) کے پوتے اور حضرت سید محمود عالم صاحبؓ (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) کے نواسے تھے ۲۹ مئی ۲۰۰۱ کو کسی دُشمن احمدیت کی گولی کا نشانہ بن کر موقعہ پر ہی شہید ہو گئے اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میرے پیارے بھائی کشمیر ضلع اننت ناگ میں ۱۹۴۹ء میں پیدا ہوئے۔ والد صاحب کا نام سید یوسف شاہ اور والدہ کا نام آمنہ بیگم تھا ماجد ان گنت خوبیوں کے مالک تھے بچپن سے ہی نہایت مخلص صوم وصلواۃ کے پابند دُعا گو مہمان نواز اور سلسلہ احمدیہ سے گہری محبت رکھتے تھے۔ سب سے حسنِ سلوک غرباء سے ہمدردی، خدمت خلق کا حد درجہ جذبہ قرآن پاک باقاعدہ تلاوت کرنا اور پڑھانے کا بہت شوق رکھتے تھے۔ کسی فقیر کی آواز کانوں میں پڑتے ہی بے قرار ہو جاتے اور جلدی سے کسی کو دوڑاتے کہ خالی ہاتھ نہ چلا جائے۔ تبلیغ کا جوش رکھنے والے اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور موصی تھے۔

چونکہ آپ نے غربت کے دن بھی دیکھے ہوئے تھے۔ اس لئے اپنے غریب رشتہ داروں ہمسایوں، دوستوں اور ملنے جلنے والوں کا بھی ہمیشہ بہت خیال رکھتے۔ بہت رحمدل ہنس مکھ اور ہر دل عزیز وجود تھے۔ اپنے پرائے سبھی آپ کو ماجد جی کے نام سے پکارتے تھے۔ آپ واقعی اپنے نام کی طرح ماجد تھے۔ مہمانوں کی خدمت میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھتے۔ تمام رشتہ داروں سے صدق دل سے محبت کرتے اور ہر ایک کی مدد کیلئے ہمہ تن تیار رہتے اور کسی قسم کے اختلاف کو بیچ میں نہ آنے دیتے۔ اپنی ذات پر بہت کم خرچ کرتے۔ لباس بھی بہت سادہ ہوتا۔ نماز کو سنوار کر پڑھتے۔ آپ کا گھر اننت ناگ میں نماز کا مرکز بھی تھا۔ ڈش کا انتظام بھی کیا ہوا تھا۔ جہاں غیر از جماعت احباب کو بھی خطبہ سننے کیلئے مدعو کیا جاتا۔ بعض غیر از جماعت لوگ M.T.A کے پروگرام بھی دیکھنے آتے۔ آپ کو غیر احمدی مولویوں کی طرف سے دھمکیاں بھی ملتی رہتیں۔ لیکن کبھی کسی کی پرواہ نہ کی۔ کئی لوگوں نے ہجرت کا مشورہ دیا لیکن آپ نے ہمیشہ یہی جواب دیا کہ اس قصبہ میں احمدیت کا بیج بونے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے ہمارے خاندان کو دی ہے۔ اس میں انشاء اللہ ضرور کبھی نہ کبھی میٹھے پھل لگیں گے۔ میں اس بیج کو یہاں سے اکھیڑنا نہیں چاہتا۔

کئی دفعہ مخالفین احمدیت نے جلوس کی صورت میں آپ کے گھر پر حملہ بھی کیا اور لوٹ مار اور گھر کو جلانے کی کوشش کی۔ لیکن ہر بار اللہ تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی بچاؤ کی صورت پیدا کر دی۔

آپ حضرت شہزادہ عبد اللطیفؓ کی قربانی کا بہت ذکر فرماتے اور ہر باران کا ذکر کر کے رشک کیا کرتے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت ہی پرسوز آواز عطا کی تھی۔ جب اپنی مسحور کن آواز میں نظم سناتے تو حاضرین بہت لطف اندوز ہوتے۔ درثمین، کلام محمود، اور دُرعدن کی بے شمار نظمیں زبانی یاد تھیں۔ اس کے علاوہ غالب اور میر کی غزلیں بھی بڑی ہی مسحور کن آواز میں سناتے۔ کبھی کبھی خود بھی شاعری سے شغل رکھتے۔

ابھی آپ کی عمر دس سال کی تھی کہ آپ نے والد صاحب سے فرمائش کر کے اپنی خواہش کے مطابق عید الاضحیٰ کے موقع پر نئے کپڑے بنوائے۔ جس میں ایک گرم فرن (کشمیری چوغہ) بھی شامل تھا۔ قربانی کا گوشت مختلف گھروں میں تقسیم کرنے کیلئے آپ کی ڈیوٹی بھی لگی تھی۔ رات کو جب آپ واپس گھر آئے تو فرن یعنی کشمیری چوغہ غائب تھا۔ ابا جان اور امی جان کے دریافت کرنے پر بتایا کہ ایک غریب لڑکا چوک سے ہٹ کر سردی سے کانپ رہا تھا اور رو رہا تھا میں نے اسے اپنا فرن دے دیا۔ دوسرا واقعہ اس وقت کا ہے جب آپنے کالج کی تعلیم شروع کی۔ ایک غریب اور یتیم لڑکا بہت ہی غریب گھرانے کا تھا۔ بڑی مشکل سے کالج کی پہلی فیس ادا کی تھی جو اس کی ماں نے کشمیری کانگڑیاں بن کر جمع کی تھی۔ اس کی ماں کو تپ دق کی بیماری لگ گئی۔ نہ تو اس کے پاس علاج کے لئے رقم تھی اور نہ ہی ادائیگی کے لئے کالج کی فیس۔ آپ نے تعلیم کے آخری سال تک اس لڑکے کا ساتھ دیا۔ اس کی ماں کا علاج کروایا۔ اس کی بہنوں کی شادی کروانے میں اس کی بھرپور مدد کی۔

آپ کو ایک دفعہ بینک کی طرف سے لندن میں چار سال کیلئے نوکری کی پیشکش ہوئی ویزا وغیرہ یہاں تک کہ ٹکٹ کا انتظام بھی ہو گیا۔ اپنی روانگی سے چند دن قبل آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ ایک کشتی میں سوار ہیں۔ کشتی روانہ ہونے میں ابھی کچھ دیر ہے کہ ہمارے ابا جان مرحوم آتے ہیں اور کہتے ہیں ”ارے برخوردار ماجد میں نے تو صالحہ (ہماری بڑی بہن جو بیوہ ہے) کو خدا کے بعد تیرے سپرد کیا تھا۔ تُو اسے چھوڑ کر جا رہا ہے؟ اتنے میں آنکھ کھلی۔ کہتے ہیں کہ میں نے بہت استغفار کیا اور بینک کے ہیڈ آفس اطلاع دیکر لندن جانے کا ارادہ ترک کر دیا“ آپ نے جموں اینڈ کشمیر بینک میں ایک لمبا عرصہ بحیثیت بینک مینجر ملازمت کی۔

ایک بار کشمیر میں ہی بینک کی ملازمت کے دوران میلیٹنٹ نے آپ کے بینک پر دھاوا بول دیا اور جعلی نوٹوں کے عوض اصلی نوٹوں کا مطالبہ کیا۔ آپ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں بینک سے بے ایمانی نہیں کرسکتا۔ انہوں نے گولی چلادی جو خطا گئی اس اثناء میں پولیس آگئی۔ میلیٹنٹس کا گروپ بھاگ گیا لیکن دھمکی دے گیا کہ آپ کے تعاون نہ کرنے کی سزا آپ کو ملکر رہیں گے۔ اس حادثہ کے بعد جموں اور کشمیر بینک کے محکمہ نے خطرات کے پیش نظر فوراً عارضی طور پر آپ کا تبادلہ کلکتہ کروا دیا تاہم تین سال کے بعد آپ کو واپس 1998ء میں کشمیر آنا پڑا جہاں مندرجہ بالا حادثات کا بار بار سامنا کرنا پڑا۔

آپ کی رحلت ہم سب کیلئے ایک عظیم صدمہ ہے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ ۞۞

جلادئے جس نے چراغ الفت کے

جلادئے جس نے چراغ الفت کے
مٹا دیئے سارے نقوش نفرت کے
چھپی صداقت تھی ہزار پردوں میں
جہاں پہ بیٹھے تھے سحاب ظلمت کے
عطا کیا جس نے شعور جینے کا
بتادیئے اغراض ہمیں ولادت کے
حکومتوں کو بھی دیئے طریقے وہ
بدل دیئے اطوار سبھی سیاست کے
ہوئیں مکمل بھی ہیں نعمتیں جس پر
فیوض جس پہ ہوئے ختمِ نبوت کے
غلام جس کے طفیل کئے گئے آزاد
ادا کئے جس نے حقوق عورت کے
وہ جس نے صحرا کو بھی ایسی رفعت دی
جہاں سے پھر پھوٹے وہ چشمے عظمت کے
وہ تاجدار رُسل وہ فخرِ موجودات
وہ خیرِ جن و اِنس نبی وہ رحمت کے
ہوئے مرے آقا جہاں میں جب مبعوث
خدا سے بند رستے کھلے عنایت کے
پکڑ لیا دامن جو ان کا ہاتھوں میں
چمک اٹھے اپنے ستارے قسمت کے
کہاں وہ طاقت ہے زبان میں زاہر
کروں بیاں پہلو جو ان کی سیرت کے

بشیر احمد زاہر سورت

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ قادیان کی جلسہ گاہ میں فرش پر گھاس اور میٹ ڈال کر بیٹھنے انتظام کیا جاتا ہے اور لوگ بڑی خوشی اور آزادی سے جہاں چاہیں بیٹھ جاتے ہیں۔ لیکن بعض ایسے احباب کے لئے جو نیچے بیٹھنے سے معذور ہیں یا بعض عہدیداروں کے لئے کرسیوں کا بھی انتظام کیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ انتظام بہت محدود ہوتا ہے لیکن عین جلسہ کے دن کرسی کا ٹکٹ طلب کرنے والوں کا ہجوم ہو جاتا ہے اور بدنظمی کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ امراء وصدر صاحبان جماعت ایسے مخصوص احباب کے نام اپنی سفارش کے ساتھ 10 دسمبر تک خاکسار کو بھجوادیں اور مستورات کے نام مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کو بھجوادیں تاکہ جنکو ٹکٹ دینے کا فیصلہ ہو جائے ان کے ٹکٹ تیار کر کے قبل از وقت امراء وصدر صاحبان کو بھجوادئے جائیں تاکہ عین موقع پر ان کو اور دفتر کو پریشانی نہ ہو۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

خاکسار کی بچی ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے کافی علاج ہو چکا ہے مزید علاج جاری ہے بچی کی کامل شفایابی صحت وتندرستی اور نیک نصیب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز اہل وعیال اور والدین کی مشکلات وپریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے (مظفر احمد انجینئر حال مقیم سندری، دھنباد)

بقیہ:دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 16

جونئی کتابیں شائع ہوئی ہیں وہ منگوائیں۔فرمایا کتاب شرائط بیعت اردو اور انگریزی پڑھنے والوں کو دیں۔حضور انور نے کتب کے تراجم کا بھی جائزہ لیا۔

حضور انور نے سیکرٹری وصایا سے وصیتوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے سیکرٹری تبلیغ کو ہدایت فرمائی کہ جو لوگ باہر کے ممالک سے آئے ہیں ان میں تبلیغ کریں۔فرمایا پاکٹ تلاش کریں جہاں یہ لوگ آباد ہیں وہاں جائیں اور تبلیغی پروگرام کریں۔فرمایا زرخیز زمینیں تلاش کریں، وہاں بیج پھینکیں تو فائدہ ہوگا۔فرمایا کتب کے سٹال لگانے کے علاوہ مختلف جگہوں پر جائیں اور ذاتی رابطے قائم کریں اور تبلیغ کریں۔

سیکرٹری تحریک جدید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اپنا جو بھی ٹارگٹ رکھتے ہیں اس کو حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

شعبہ سمعی و بصری کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ MTA کے لئے ڈاکومنٹری فلم تیار کر کے بھجوائیں۔میوزیم ہے اس کی فلم بنائیں۔مختلف مقامات ہیں، کوئی انڈسٹری ہے۔آپ کے پاس تو بہت سی جگہیں ہیں ان کے پروگرام تیار کر کے بھجوائیں۔حضور انور نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ کیبل کمپنیوں سے MTA کے بارہ میں پتہ کریں اگر وہ کیبل پر دے سکیں تو سب گھروں میں جہاں کیبل پروگرام ہیں MTA کی سروس جاسکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا جب بریک تھرو (Break Through) ہونا ہے تو یکدم ہونا ہے۔اس لئے اس قوم کو احمدیت کے بارہ میں معلومات ہونی چاہئیں۔احمدیت کا پیغام ہر ایک تک پہنچنا چاہئے، انہیں علم ہونا چاہئے۔

حضور انور نے انٹرنل آڈیٹر کو ہدایت فرمائی کہ ایک ماہ میں آڈٹ ہونا چاہئے۔

سیکرٹری تعلیم القرآن، وقف عارضی کو ہدایت فرمائی کہ اب کام شروع کریں۔جائزہ لیں کہ کتنے قرآن کریم پڑھنے والے ہیں اور باقاعدہ کام شروع کریں۔

سیکرٹری امور خارجہ کو فرمایا کہ سرکاری افسران سے تعلقات بڑھائیں، رابطے قائم کریں۔فرمایا ایک ایسی ٹیم بنائیں جو میڈیا کے اسلام کے خلاف اعتراضات کا جواب دے، اخباروں میں خط لکھے۔

شعبہ رشتہ ناطہ کے کام کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا۔

سیکرٹری وقف نو کو حضور انور کو ہدایت فرمائی کہ جو بچے ۱۵ سال سے اوپر ہو چکے ہیں ان سے عہد لیں، وہ لکھ کر دیں کہ ہم نے وقف کرنا ہے، وقف پر قائم رہنا ہے۔ان سب سے عہد لیں۔مجلس عاملہ میں بعض شعبوں کا قیام نہیں تھا۔حضور انور نے ان شعبوں کے قیام کے بارہ امیر صاحب کو ہدایات دیں۔

نیشنل مجلس عاملہ سویڈن کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں نمازیں جمع کر کے پڑھائیں، نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

14 ستمبر 2005ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

فیملی ملاقاتیں

صبح ساڑھے نو بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ملاقاتیں فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔سوا دس بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔جماعت گوتھن برگ کی ۴۳ فیملیز کے ۱۵۲ افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں۔ملاقاتوں کا یہ سلسلہ دوپہر ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔

دو بجے حضور انور نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ

سہ پہر چار بجکر ۴۵ منٹ پر مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام قائدین سے باری باری ان کے شعبوں اور کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

نائب صدر انصار اللہ صف دوم کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ صف دوم اس لئے بنایا گیا تھا کہ خدام سے انصار اللہ میں جانے والے سُست نہ ہو جائیں۔حضور انور نے فرمایا سائیکل چلائیں، سیر کریں۔فرمایا ان کو Active رکھنا آپ کا کام ہے۔فرمایا ان کو خدمت خلق کے پروگراموں میں شامل کریں۔

قائد مال سے حضور انور نے انصار اللہ کے بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد اور چندہ کے معیار کا بھی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔فرمایا انصار اللہ کے چندہ مجلس اور چندہ اجتماع کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھا کریں۔

قائد ایثار کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو بڑی عمر کے انصار ہیں یہ ہسپتالوں میں جائیں، اولڈ پیپلز ہوم میں جائیں، بیماروں کی عیادت کریں۔ان کا حال دریافت کریں۔اپنے ساتھ پھول، پھل وغیرہ لے جائیں۔اس طرح تعلق بڑھے گا اور رابطے قائم ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا یہ بھی جائزہ لیں کہ افریقہ، قادیان وغیرہ میں انصار اللہ سویڈن خدمت خلق کے تحت کیا خدمت کر سکتی ہے۔

شعبہ نو مبائعین کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ تین سال بعد نو مبائع نہیں رہتا۔تین سال کے بعد اس کو باقاعدہ نظام کا حصہ بنائیں۔حضور انور نے فرمایا جو نو مبائعین انصار کی عمر کے ہیں ان کو اپنے اجتماع پر لے کر آئیں۔ان کو شروع سے ہی جماعت کے نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔فرمایا جب ان کو اپنے پروگراموں میں شامل کریں گے تو ان کو نمازوں اور چندوں کی عادت پڑے گی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ویسے تو یہاں ایسے انصار بھی ہیں جن کو سویڈش زبان آتی ہے۔فرمایا ان نو مبائعین سے ملیں۔ان کو اپنے ساتھ شامل کریں۔

فرمایا خطبہ جمعہ سویڈش زبان میں ہونا چاہئے، اردو زبان میں اس کا خلاصہ بتا دیا جائے۔حضور انور نے مبلغ سلسلہ کو ہدایت فرمائی کہ خطبہ جمعہ بھی سویڈش میں دیں۔اور علمی، تربیتی خطابات بھی تیاری کر کے سویڈش زبان میں دیں۔صرف اردو میں خلاصہ دے دیا کریں۔فرمایا MTA پر جب خطبہ آتا ہے تو سن کر کم از کم ۱۵۔۲۰ منٹ کا خلاصہ بتایا کریں۔میرا خطبہ سن کر نوٹ لے لیا کریں اور اس کا سویڈش میں ترجمہ کر لیا کریں۔

حضور انور نے نئے آنے والوں کو نظام کا حصہ بنانے کے بارہ میں فرمایا کہ ان کو پہلے سے بتا دیا کریں کہ جماعت کسی فرد کی نہیں ہے۔آپ جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔جس کے ذریعہ بیعت ہوئی ہے اس کو ساتھ لے جا کر بتا دیا جائے کہ اب یہ نو مبائع جماعت کے سپرد ہے۔بیعت کروانے والا خود بتا دے کہ اب تم نظام کا حصہ ہو۔جماعت تم سے رابطہ رکھے گی۔

حضور انور نے فرمایا جب شعبہ تربیت کا رابطہ Active ہوگا تو بیعت کرانے والے کا خود بخود پیچھے چلا جائے گا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہر شہر اور ہر علاقے میں اپنی ٹیم بنائیں جو ان نو مبائعین کے قریب ہوں اور رابطہ کر سکیں۔آپ خود تو ہر جگہ نہیں جا سکتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کا کم از کم ہر ہفتہ نو مبائع سے رابطہ ہونا چاہئے تاکہ جب وہ کہیں دوسری جگہ منتقل ہو تو آپ کو اطلاع دے کر جائے کہ فلاں جگہ جا رہا ہوں، وہاں میں کس سے رابطہ کروں۔

قائد تحریک جدید اور قائد وقف جدید کو حضور نے ہدایت فرمائی کہ باقاعدہ ٹارگٹ بنا کر کام کریں۔

قائد تبلیغ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا آپ نے نیا چارج سنبھالا ہے تو گزشتہ تمام ریکارڈ دیکھیں، فائلوں کا مطالعہ کریں اور پھر آگے چلیں۔فرمایا کہ کتب کا سٹال لگانا تو ایک چھوٹا سا ذریعہ تبلیغ ہے۔یہ آپ کی تبلیغ کا کل ذریعہ نہیں ہے۔آپ وسیع پیمانہ پر اپنے تبلیغی پروگرام بنائیں۔مختلف پاکٹ تلاش کریں۔دوسرے ممالک سے آنے والے مہاجرین، عرب، البانین، یوگوسلاوین، ہنگری، پولش وغیرہ مختلف جگہوں پر آباد ہیں۔مختلف ممالک کے لوگ آتے رہتے ہیں ان سے رابطے کریں اور ان کے پاس جائیں اور پیغام پہنچائیں۔فرمایا اپنی تبلیغ کی ٹیمیں بنائیں۔مالمو میں بھی بنائیں اور سٹاک ہالم میں بھی بنائیں اور ان میں صف اوّل، صف دوم کے انصار کو شامل کریں۔فرمایا سٹال لگا لینا کافی نہیں یہ تو پرانا طریق ہے۔اب نئے نئے راستے تلاش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مختلف قوموں سے جو لوگ احمدی ہوئے ہیں ان سے پوچھیں کہ آپ کی قوم میں نفوذ کا کیا ذریعہ ہے۔کیا طریق ہے رابطوں کا، ان نو مبائعین کو کہیں کہ آپ پروگرام بنائیں، مجلس لگائیں، ہم تبلیغ کے لئے آئیں گے۔

قائد تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انصار کے مطالعہ کے لئے کوئی کتاب مقرر کریں ان کا امتحان لیں۔ساری مجلس عاملہ کا بھی امتحان لیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ انصار کو کہیں کہ بے شک دیکھ کر پرچہ حل کریں لیکن سب انصار آپ کے امتحان میں شامل ہوں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو خطبے سنتے ہیں ان کے بارہ میں آپ کو معین طور پر علم ہونا چاہئے۔فرمایا والدین کو توجہ دلائیں کہ اپنے بچوں کو گھروں میں نمازیں پڑھائیں۔قرآن کریم کی تلاوت کروائیں اور اس طرف توجہ دلاتے رہیں۔

قائد عمومی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ماہانہ رپورٹ فارم میں ہر شعبے کا علیحدہ علیحدہ سوالنامہ تیار کریں۔اس طرح مجالس سے ہر شعبہ کی علیحدہ علیحدہ رپورٹ آئے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قائد اشاعت کو ہدایت فرمائی کہ انصار جو رسالہ شائع کرتے ہیں وہ آدھا اردو میں اور آدھا سویڈش زبان میں شائع کیا کریں۔فرمایا صف دوم کے انصار کی ٹیم بنائیں وہ ترجمہ کر دیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قائد تجدید کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ قائد تجدید علیحدہ بنائیں۔وہ اپنی تجدید مکمل کرے اور جو لوگ پیچھے ہٹ گئے ہیں ان کو بھی رابطہ کر کے اپنی تجدید میں شامل کرے۔

ساڑھے پانچ بجے نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ اپنے اختتام کو پہنچی۔آخر پر مجلس عاملہ انصار اللہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد پانچ بجکر ۳۵ منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور نے دعا کروائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام مہتممین سے ان کے شعبوں کا تعارف حاصل کیا اور ان کے کام کا جائزہ لیا اور آئندہ کے لئے ان کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

مہتمم تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تبلیغ کے لئے وفود بھیجنے کا کیا پروگرام ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہر نیا مہتمم جو آتا ہے اس کو گزشتہ سال کا ریکارڈ دیکھنا چاہئے اور اس کی بنیادوں پر کام کو آگے بڑھانا چاہئے۔اگر گزشتہ سال کمزوریاں رہ گئی ہیں تو ان کا پتہ چل جائے گا۔ان کی اصلاح ہو جائے گی۔فرمایا باقاعدہ پلان بنا کر کام کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب جماعت کو ہدایت فرمائی کہ معتمد علیحدہ بنائیں۔یہ شعبہ صدر کے پاس نہیں ہونا چاہئے۔

مہتمم صحت جسمانی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ یہاں مسجد کے قریب خدام کی اِن ڈور گیم کا انتظام ہونا چاہئے۔اس طرح خدام کا مسجد سے رابطہ رہے گا۔نمازوں کی حاضری بڑھ جائے گی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کھیلوں کا ایک مقصد یہ ہے کہ صحت اچھی ہو اور دوسرا یہ کہ تربیت ہو۔

مہتمم مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام کے ماہانہ چندہ، کمانے والے خدام کی تعداد اور چندہ دینے والے خدام کی تعداد کا تفصیلی جائزہ لیا اور فرمایا اپنی مجلس شوریٰ میں چندہ کے معیار پر نظر ثانی کریں آپ کے خدام کے چندہ کا معیار کم ہے۔شوریٰ اگر چندہ بڑھانے میں راضی ہوتی ہے تو بڑھا لیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کے اجتماع میں ہر شعبے کے اخراجات کا بجٹ علیحدہ ہونا چاہئے اور سیکرٹری مال کو اس کا علم ہونا چاہئے۔

مہتمم تعلیم کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

فرمایا کہ خدام کا نصاب مقرر کر کے باقاعدہ امتحان لیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ اس ملک میں رہ رہے ہیں۔ سویڈش زبان استعمال کریں۔آپ کے اجتماعات اور اجلاسات میں سویڈش زبان میں بھی تقاریر ہوں۔فرمایا اجتماع میں تلقین عمل کا پروگرام رکھا کریں۔علماء کی تقاریر رکھا کریں۔ مبلغ کی تقریر بھی ہو جو سویڈش زبان میں ہو۔

مہتمم تربیت کو فرمایا نمازوں کی حاضری کی طرف توجہ دیں آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ کتنے خدام ایسے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور قرآن کریم پڑھنے والے کتنے ہیں۔جو مسجد نہیں آتے ان کو پیار سے سمجھائیں۔آپ کے پاس سارا Data اکٹھا ہونا چاہئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو آپ کی بات نہیں مانتے ان کے کسی دوست کی ڈیوٹی لگائیں کہ وہ اس سے رابطہ کرے اور اس کا مسجد سے رابطہ قائم کروائے۔

شعبہ اشاعت کو حضور انور نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ خدام کے رسالہ کا نام جو "الطارق" ہے یہ اسی طرح رسالہ پر لکھیں اور بریکٹ میں اس کا ترجمہ دے دیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا رسالہ میں مواد سویڈش زبان میں ہونا چاہئے۔فرمایا اس رسالہ کو email کرنے کے علاوہ باقاعدہ پرنٹ بھی کریں اور خدام کو بھجوائیں۔اس میں قرآن کریم کی آیت اُس کی تشریح، حدیث نبویؐ اور اس کی تشریح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس دیں۔اسی طرح خلیفہ وقت کے خطبات میں سے مواد لے کر ترجمہ کر کے دیا کریں۔

مہتمم اطفال کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: سٹاک ہالم کی مسجد کو بھی مستعد کریں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خدام کی نیشنل عاملہ کے ممبران گوتھن برگ کے علاوہ حسب ضرورت دوسری مجالس، مالمو اور سٹاک ہالم وغیرہ سے بھی لئے جاسکتے ہیں۔آجکل بذریعہ فون اور Email باسانی رابطے ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہتمم اطفال کو ہدایت فرمائی کہ آپ اپنا نائب مہتمم اطفال Malmo میں بنا سکتے ہیں اور دوسرے سیکرٹریان بھی لے سکتے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ مہتمم امور طلباء بھی بنائیں۔

مہتمم تبلیغ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ تبلیغ کی ایسی پاکٹ تلاش کریں جہاں دوسرے ممالک سے آنے والے لوگ آباد ہیں۔فرمایا یہاں کے لوگوں میں بھی تبلیغ کریں۔فرمایا تبلیغ کے لئے ذاتی رابطے ہونے ضروری ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا عربوں کو عربی زبان میں لٹریچر دیں شروع میں چھوٹا لٹریچر دیں۔زیادہ دلچسپی رہے تو تو پھر بڑی کتب مطالعہ کے لئے دیں۔

حضور انور نے صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ اگر عاملہ کے ممبران میں کوئی سویڈش بھی ہے تو پھر عاملہ کے اجلاس میں اس کے لئے سویڈش ترجمہ کا انتظام ہونا چاہئے۔اگر ساری عاملہ کو سویڈش آتی ہے تو پھر مجلس عاملہ کی کارروائی سویڈش زبان میں ہو۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ۶ بجکر ۲۵ منٹ تک جاری رہی۔میٹنگ کے آخر پر عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد 6:30 منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ سویڈن کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ عاملہ کی ممبران سے باری باری اُن کے عہدوں کا تعارف حاصل کیا۔اور ان کے پروگراموں اور کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ساتھ ساتھ ہر عہدیدار کو ہدایات سے نوازا اور مختلف امور میں ان کی رہنمائی فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مسجد ناصر گوتھن برگ کے بیرونی علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔قریباً بیس منٹ کی سیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لائے۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

15 ستمبر 2005ء بروز جمعرات:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتر امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور نے مسجد ناصر گاتھن برگ میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سرانجام دئے۔پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر مسجد ناصر کے بیرونی علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔چھ بجے حضور انور سیر سے واپس تشریف لائے۔

واقفین نو بچوں کی کلاس

سوا چھ بجے واقفین نو بچوں کی کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم فرحان رشید نے کی۔اس کا اردو ترجمہ عزیزم سلیمان تقی نے پیش کیا۔ حضور انور نے عزیزم سلیمان تقی سے دریافت فرمایا کہ اردو پڑھنی آتی ہے۔فرمایا بڑا اچھا ترجمہ پڑھا ہے کمال کر دیا ہے۔ حضور انور نے کلاس کے بچوں سے بھی دریافت فرمایا کہ کس کس کو اردو پڑھنی آتی ہے۔حضور نے فرمایا جس طرح اس بچے نے اردو زبان سیکھی ہے تو باقی بچے بھی اسی طرح سیکھ سکتے ہیں۔

حضور انور نے بچوں سے فرمایا آپ سب اردو زبان سیکھیں۔آپ نے کل کو بڑے ہونا ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اردو کتب پڑھنی ہیں۔پھر ان کتب کے تراجم کرنے ہیں۔اس لئے آپ کو اردو آنا ضروری ہے۔ضروری نہیں کہ سب ڈاکٹر ہی بنیں۔

بعد ازاں عزیزم کاشف ورک نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی اور عربی متن پڑھا جس کا اردو ترجمہ عبدالمالک نے پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد عزیزم عیسیٰ یحییٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ۔

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آ گیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار

حضور انور ایدہ اللہ نے نظم کی تشریح آسان زبان میں فرمائی اور بچوں کو اس نظم کا مضمون اور معانی سمجھائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کی قادیان آمد اور احمدیت قبول کرنے کا واقعہ بیان فرمایا۔پھر آپ کی شہادت کے بارہ میں بھی حالات بیان فرمائے کہ آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا۔آپ خدا کا خوف رکھتے تھے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا، استقامت دکھائی اور شہادت کا عظیم رتبہ پایا۔

حضور انور نے بچوں سے دریافت فرمایا کہ آپ نے بڑے ہو کر کیا بننا ہے؟ فرمایا کتنے ہیں جنہوں نے مبلغ بننا ہے، کتنے ہیں جنہوں نے ڈاکٹر، انجینئر، وکیل اور ٹیچر بننا ہے۔اور کتنے ایسے ہیں جنہوں نے کمپیوٹر سائنس میں جانا ہے۔حضور انور نے فرمایا آپ میں سے ہر ایک کو دین کا علم ہونا ضروری ہے۔

اس کے بعد عزیزم اسامہ سلیم نے 'آنحضور ﷺ کی بچوں سے شفقت' کے موضوع پر تقریر کی جس کے بعد عزیزم اعزاز یوسف نے 'حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسولؐ' کے عنوان پر تقریر کی۔حضور انور نے بچوں سے پوچھا کیا آپ کو اس کی سمجھ آئی ہے۔حضور انور نے فرمایا جتنا عشق اور پیار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت ﷺ سے تھا اس کی مثال نہیں ملتی۔مخالفین آپؑ پر غلط الزام تراشی کرتے ہیں۔

اس کے بعد بچوں کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں آنحضرت ﷺ کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے۔ جس کا اردو ترجمہ عزیزم وردور شید نے پیش کیا۔

پروگرام کے آخر پر عزیزم فراز جان ظفر نے 'مسجد ناصر گاتھن برگ، سویڈن' کا تعارف کروایا اور ساتھ ساتھ سکرین پر مسجد کی تعمیر اور افتتاح وغیرہ کی تصاویر بھی دکھائی گئیں۔

کلاس کے آخر پر حضور انور نے ان بچوں کو قلم عطا فرمائے جنہیں اس سے قبل قلم نہیں ملے تھے۔سات بجے یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

اس کے بعد واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ رافعہ سجاد نے کی۔اس کا اردو ترجمہ عزیزہ سائرہ سوسن نے پیش کیا۔بعد ازاں عزیزہ ضبلہ نور نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی جس کا اردو ترجمہ عزیزہ لبنیٰ احمد نے پیش کیا۔بعد ازاں عزیزہ مفلحہ رشید نے ثاقب زیروی صاحب مرحوم کی نظم ۔ فلک گیر ہے اب صدائے خلافت پیش کی۔اس کے بعد "سیرت النبی ﷺ" کے عنوان پر عزیزہ کاشفہ لون نے اور "قرآن اور آداب تلاوت" کے موضوع پر عزیزہ آمنہ سلیم نے تقاریر کیں۔ "قدرت ثانیہ ایک عظیم نعمت ہے" کے عنوان پر عزیزہ درشہوار نے تقریر کی۔

اس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ یا عین فیض اللہ والعرفان کے منتخب اشعار پڑھ کر سنائے جس کا اردو ترجمہ عزیزہ مبارکہ نے پیش کیا۔

کلاس کے آخر پر حضور انور نے ان بچیوں کو قلم عطا فرمائے جن کو پہلے قلم نہیں ملے تھے۔اس کے علاوہ بچیوں کو حجاب بھی عنایت فرمائے۔سات بج کر پچاس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

16 ستمبر 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز فجر مسجد ناصر گوتھن برگ میں تشریف لا کر پڑھائی۔

صبح حضور انور نے دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔پروگرام کے مطابق آج سکینڈے نیوین ممالک کی جماعتوں سویڈن، ڈنمارک اور ناروے کا اکٹھا جلسہ سالانہ سویڈن کے شہر گوتھن برگ میں شروع ہو رہا تھا۔ ان تینوں ممالک کا یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ ہے جو مشترکہ ہو رہا ہے۔اور جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی ہے۔اس جلسہ میں شرکت کے لئے تینوں ممالک کے قافلے بدھ کے روز سے ہی گوتھن برگ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ایک بڑی تعداد قافلوں کی صورت میں جمعرات کے روز پہنچی۔بعض فیملیز مختلف مقامات سے، پانچ صد کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کر کے پہنچیں۔مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جمعہ سے قبل تک جاری رہا۔لوگ جوق در جوق اس مبارک جلسہ میں شمولیت کے لئے آرہے تھے اور ان کے چہرے خوشی سے تمتمارہے تھے۔ہر ایک اپنی سعادت پر خوش تھا کہ ان کو تینوں ممالک کے پہلے ایسے جلسہ میں شرکت کی توفیق مل رہی ہے جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ رونق افروز ہیں۔یوں لگتا تھا کہ ان تینوں ممالک کی ساری جماعتیں امڈ آئی ہیں۔جلسہ گاہ کے اردگرد کے ہوٹل احمدیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ایسا کیوں نہ ہوتا ہر ایک کی یہی خواہش تھی کہ جہاں حضور انور کا دیدار حاصل ہو وہاں حضور انور کی موجودگی میں ان انتہائی مبارک ایام سے فیضیاب ہوں اور اس تاریخی جلسہ میں شمولیت سے محروم نہ رہیں۔

ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب سویڈن نے سویڈن کا قومی پرچم لہرایا۔اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

• جماعت سویڈن نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے Hisingens نامی جزیرہ میں Eriksberg کے علاقہ میں تین بڑے ہال کرایہ پر حاصل کئے تھے۔ایک ہال مردوں کے لئے دوسرا لجنہ کے لئے اور تیسرا ہال کھانے کے لئے۔یہ ہال سمندر کے کنارے پر واقع ہیں۔پہلے یہ عمارت بحری جہازوں کی مرمت کے لئے استعمال ہوتی تھی اب اس میں تبدیلی لا کر اسے ہوٹل اور کانفرنس ہالز میں بدل دیا گیا ہے۔

مسجد ناصر گوتھن برگ کے بیرونی احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ اور جلسہ کے افتتاح کے لئے جلسہ گاہ پہنچے جہاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ جمعہ

آج کا دن جماعت سویڈن کے لئے اس لحاظ سے بھی تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ گوتھن برگ سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا ایسا خطبہ ہے جو MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا ہے۔اس خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ سکینڈے نیوین ممالک کا افتتاح بھی فرمایا۔اس طرح جماعت سویڈن کی تاریخ میں یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ ہے جس میں حضور انور کے خطابات MTA پر Live نشر ہوئے۔الحمدللہ۔(حضور انور کے خطبہ جمعہ کا متن حسب دستور علیحدہ شائع ہو رہا ہے)۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے بعد تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ مسجد ناصر گوتھن برگ تشریف لے آئے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج گوتھن برگ، سٹاک ہالم، کالمار اور Jonkoping کی جماعتوں سے آنے والی 26 فیملیز کے 74 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔یہ ملاقاتیں رات آٹھ بجے تک جاری رہیں۔

سوا آٹھ بجے حضور انور نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں

مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی جس میں حضور انور نے چار بچوں اور دس بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ بچے اور بچیاں اپنے اپنے قرآن کریم ساتھ لے کر آئے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت باری باری ان سب کے قرآن مجید پر اپنے دستخط فرمائے۔ تقریب آمین کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سویڈن کے نیشنل ٹی وی چینل میں کوریج

آج سویڈن کے نیشنل ٹی وی چینل TV4 نے حضور انور کی سویڈن آمد، مسجد کی توسیع اور نئی تعمیر اور جلسہ سالانہ کے حوالہ سے خبریں نشر کیں۔ اس ٹی وی نے دن میں تین مختلف اوقات میں اپنی خبروں میں بتایا کہ گوتھن برگ سویڈن کی پہلی مسجد جس کی نئی تعمیر کا اب افتتاح ہو رہا ہے اسلام میں ایک اقلیت گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ باقاعدہ واحد اور صحیح مسجد ہے۔ ان دنوں احمدی احباب دل کی گہرائیوں سے اپنے امام کی آمد کے منتظر تھے۔ ان کے پاس کوئی معمولی انسان نہیں آیا بلکہ خلیفۃ المسیح خود ان سے ملنے آئے ہیں جو کہ احمدیہ جماعت کے روحانی مذہبی رہنما ہیں۔

اس کے بعد مسجد ناصر سویڈن کا منظر دکھایا گیا اور مسجد کے اندر کا حصہ بھی دکھایا گیا اور ساتھ بتایا گیا کہ عنقریب خلیفۃ المسیح نماز پڑھانے آئیں گے۔ اس کے بعد حضور انور کو مسجد میں آتے دکھایا گیا اور ساتھ بتایا گیا کہ خلیفۃ المسیح نماز پڑھانے تشریف لائے ہیں۔ بتایا گیا کہ سویڈن میں قریباً آٹھ صد احمدی مسلمان ہیں۔ اسی طرح گوتھن برگ میں دوسرے فرقوں کے تیس ہزار مسلمان ہیں لیکن گوتھن برگ کی مسجد واحد احمدیہ مسجد ہے۔ اس دوران حضور انور کو نماز پڑھاتے دکھایا جاتا رہا۔ نماز کے بعد حضور انور کو مسجد سے باہر جاتے ہوئے بھی دکھایا گیا۔

خبروں میں یہ بھی دکھایا گیا کہ احمدیت کو ماننے والے پورے سکینڈے نیویا سے یہاں گوتھن برگ پہنچ رہے ہیں اور اس وقت کی نماز صرف ایک نمونہ ہے۔ مگر اس کے باوجود جو یہاں موجود ہیں ان کے لئے بہت بڑا Experiance ہے۔ خبروں میں سویڈن کے ایک پروفیسر اوکے ساڈر (Ake Sandar) کا انٹرویو بھی دکھایا گیا جس نے کہا کہ یہاں گوتھن برگ میں ایک چھوٹی سے جماعت ہے جو شاید پانچ صد کے قریب ہو لیکن یہ ایک بہت بڑی مسجد بنانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔

سویڈن کے نیشنل ٹی وی چینل TV2 نے بھی اپنی خبروں میں حضور انور کی سویڈن میں آمد اور جلسہ سالانہ کے انعقاد کا ذکر کیا۔ اس چینل نے اپنی خبروں میں بتایا کہ گوتھن برگ میں احمدیہ مسلم جماعت کے قریباً چار صد ممبر رہتے ہیں جو کہ اسلام میں ایک فرقہ ہے۔ ان کے سب سے بڑے مذہبی رہنما گوتھن برگ تشریف لائے ہیں اور اپنی جماعت کی مسجد کو بھی وزٹ کر رہے ہیں۔ توسیع کے ساتھ اس نئی تعمیر ہونے والی مسجد کا دوبارہ افتتاح ہو رہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ شروع ہو رہا ہے جس میں تمام سکینڈے نیویا سے احمدی شریک ہو رہے ہیں۔ گوتھن برگ کی جماعت اس بات کو اپنے لئے باعث فخر اور بہت بڑا اعزاز سمجھتی ہے کہ ان کے پانچویں خلیفہ ان کے پاس جلسہ میں تشریف لائے ہیں۔ احمدیہ جماعت گوتھن برگ اپنے خلیفہ کا استقبال کرنا اپنے لئے بہت بڑا اعزاز سمجھتے ہیں۔ خلیفۃ المسیح دو صد ملین احمدیوں کے مذہبی رہنما ہیں۔ ان خبروں کے درمیان حضور انور کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے دکھایا جاتا رہا۔

خبروں میں بعض انٹرویوز کے حوالہ سے بتایا گیا کہ احمدیت وہ واحد اسلامی فرقہ ہے جو کہ امن پسند ہے اور قیام امن کے لئے کوشش کرتا ہے۔ گوتھن برگ میں ہفتہ کی شام منعقد ہونے والی تقریب کے بارہ میں بتایا گیا کہ اس میں بہت سے ممبر پارلیمنٹ اور دوسرے مہمان شامل ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سلوگن "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" کے بارہ میں بتایا گیا۔

نیشنل ٹی وی TV4 نے اپنی شام کی خبروں میں بعض مزید امور کا اضافہ کیا اور گوتھن برگ کی احمدیہ مسجد ناصر کے بارہ میں کہا گیا کہ اس مسجد کے بارہ میں ہم مزید بتائیں گے جہاں ہمارا نمائندہ گیا تھا۔ بتایا گیا کہ کل گوتھن برگ کی توسیع ہونے والی نئی مسجد کا دوبارہ افتتاح ہو رہا ہے۔ یہ مسجد مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے گروپ کی ہے لیکن زیادہ تر مسلمانوں کے پاس کوئی مسجد نہیں ہے۔ گوتھن برگ کی مسجد ناصر کے بارہ میں شاید کوئی کہے کہ یہ مسجد تمام مسلمانوں کی مسجد ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ یہ احمدیوں کی مسجد ہے۔ مسجد ناصر کی تصویر سکرین پر مسلسل دکھائی جاتی رہی۔

اس کے بعد ایک سکول کی عمارت دکھائی گئی اور بتایا گیا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں دوسرے مسلمان نماز پڑھتے ہیں۔ جرنلسٹ نے بتایا کہ اور بھی کئی ایسی جگہیں ہیں جہاں مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔ اگر کوئی مسجد انہیں بھی مل جائے تو یہ ان کے لئے بہت اہم بات ہوگی۔

اس کے بعد بتایا گیا کہ مسلمانوں کا مسجد کا پلان کافی دیر سے ہے لیکن مسئلہ مالی امور کا ہے۔ اب ان کی مسجد کمیٹی عرب ممالک سے گفت وشنید کر رہی ہے۔ جرنلسٹ نے ایک مسلمان امام سے پوچھا کہ کیا دس سال تک آپ کی کوئی مسجد بن جائے گی جس پر امام نے بتایا کہ وہ امید کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کی مسجد ناصر گوتھن برگ دکھائی گئی اور بتایا گیا کہ یہ 70ء کی دہائی میں بنائی گئی اور احمدیہ جماعت کے ممبرز نے خود اس کا سارا خرچ برداشت کیا۔ بظاہر یوں لگتا ہے کہ احمدی لوگ گوتھن برگ کے 30 ہزار مسلمانوں سے زیادہ امیر ہیں۔ اب کچھ عرصہ قبل اس مسجد کی توسیع ہوئی ہے اور نئی تعمیر ہوئی ہے مگر اس کا افتتاح اس انتظار میں نہ کیا گیا کہ جماعت کے عظیم خلیفہ آئیں تو اس کا افتتاح فرمائیں۔ یہاں حضور انور کو نماز پڑھاتے ہوئے دکھایا گیا۔

اس کے بعد جلسہ سالانہ کی خبر دی گئی اور آخر پر بتایا گیا کہ ایک وزیر Lena Hellengren بھی وزٹ کرنے آ رہی ہے اور ہفتہ کی شام چھ بجے مسجد کے افتتاح کے لئے تقریب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ٹی وی چینلز نے اپنی خبروں میں نصف سے زائد وقت حضور انور کی سویڈن میں آمد اور مسجد اور جلسہ کے پروگرام کے بارہ میں دیا ہے۔ ڈنمارک کی طرح سویڈن میں بھی حضور انور کے مبارک قدم پڑتے میڈیا اور پریس نے کھلی بانہوں سے حضور انور کا استقبال کیا ہے اور اپنے دل احمدیت کے پیغام کے لئے کھول دیئے ہیں جبکہ پہلے کبھی اس طرح نہیں ہوا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

جلسہ سالانہ قادیان 2005 پر آنے والے مہمانان کرام اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بقدر ضرورت ساتھ لاویں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جلسہ سالانہ قادیان امسال انشاء اللہ تعالیٰ 28.27.26 دسمبر 2005 (بروز پیر۔ منگل۔ بدھ) منعقد ہوگا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس کی دی ہوئی بشارتوں کے عین مطابق اس بابرکت جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔ اس سال کا جلسہ سالانہ قادیان غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے اور مہمانوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہوگا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بابرکت روحانی اجتماع میں خلوص نیت کے ساتھ شامل ہونے والوں کیلئے جو دُعائیں کی ہیں ہمارا ایمان اور پختہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضرین جلسہ کو ان سے ضرور فیضیاب فرماتا ہے۔ ماہ دسمبر میں چونکہ بشمول پنجاب پورے شمالی خطہ میں شدید سردی کا موسم ہوتا ہے اس لئے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنا سرمائی بستر یعنی لحاف کمبل اور گرم پارچات وغیرہ اپنے ہمراہ لائیں۔ مگر ہر سال ہی یہ امر دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر مہمانان کرام انتظامیہ کو سرمائی لحاف مہیا کرنے کیلئے مجبور کرتے ہیں۔ جب کہ انتظامیہ کیلئے ہر مہمان کو سرمائی لحاف مہیا کرنا ممکن نہیں ہوتا اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی صعوبت ضائع نہیں جاتی"۔ (اشتہار 7 دسمبر 1892ء)

مہمانان کرام اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ قادیان میں جلسہ سالانہ کے پاس اس قدر کمروں کا انتظام نہیں جو آنے والی ہر فیملی کو دیا جائے۔ مردوں اور عورتوں کیلئے الگ الگ رہائش کا زیادہ انتظام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں بھی تعاون کرنے کی گزارش ہے۔ جملہ صدر صاحبان اور امراء اپنی جماعت سے زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کر کے اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی پرزور تحریک کریں۔

(مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

نظام وصیت میں شمولیت کی خصوصی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء کے موقع پر اپنے اختتامی خطاب میں "وصیت" کے آسمانی نظام میں شامل ہونے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

"میری یہ خواہش ہے اور مَیں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے، اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں، آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں..... میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں۔ اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی"۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS Rabwah
الفضل جیولرز ربوہ
الیس اللہ بکاف عبدہ
فون: 04524-211649
04524-613648
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

بقیہ صفحہ (1)

ایمان لاتے ہیں اور اسے عزت دیتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اس کے ساتھ اتارا گیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ پھر فرمایا دنیا کی ہر قوم اور ملک میں رہنے والوں کے رسم و رواج ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک قسم جو رسم و رواج کی ہے وہ ان کی شادی بیاہوں کی ہے چاہے عیسائی ہوں یا مسلمان یا کسی اور مذہب کے ماننے والے اپنے اپنے علاقوں اور قوموں کے لحاظ سے ہر ایک کے خوشی کے اظہار کا اپنا اپنا طریقہ ہے اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب والوں نے ان رسوم و رواج کو اپنے مذہب کا حصہ بنالیا ہے لیکن اسلام جو کامل و مکمل مذہب ہے جو باوجود اس کے کہ اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ خوشی کے مواقع پر بعض باتیں اپنائی جائیں لیکن پھر بھی اسلام نے ان کو آزاد نہیں چھوڑا بلکہ حدود کے اندر باندھ دیا ہے اسلام کے نزدیک شادی بیاہ کے موقعہ پر ایسے رسوم و رواج نہیں ہونے چاہئیں جو بالآخر ایک مسلمان کو شرک کی طرف لے جائیں یا سوسائٹی میں بے حیائی کے بیج بوئیں ان پابندیوں کے ساتھ اسلام نے کسی قوم کے رسوم و رواج میں مداخلت نہیں کی ہے حدیث میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کو دلہن بنا کر ایک انصاری کے گھر بھجوایا اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عائشہ رخصتانہ کے موقعہ پر تم نے گانے بجانے کا انتظام کیوں نہیں کیا کیونکہ انصاری لوگوں میں اس کا رواج ہے۔ ایک موقعہ پر آپؐ نے فرمایا نکاح کا اچھی طرح اعلان کیا کرو اور دف بھی بجاؤ لیکن اس میں آپ نے یہ رہنمائی فرمادی ہے کہ ایسے گانے جن سے شرک پھیلنے کا اندیشہ ہو یا بے حیائی پھوٹتی ہو ان کی اجازت نہیں ہے بلکہ ہلکے پھلکے اور اچھے گانوں کا انتظام ہونا چاہئے۔ تو ایسے لوگ جو سمجھتے ہیں کہ شادی میں اوٹ پٹانگ حرکتیں کرو یہ غلط سوچ ہے۔ بعض دفعہ شادی کے موقعہ پر گندے اور ننگے گانے لگا دئے جاتے ہیں ان کو سنکر شرم آتی ہے اور بے حیائی کے ڈانس کئے جاتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ احمدی معاشرہ بہت حد تک ان لغویات سے محفوظ ہے لیکن جس طرح تیزی سے یہ بد حرکتیں پھیلتی جارہی ہیں ہندوستان اور پاکستان میں اکا دکا احمدی گھرانوں میں بھی یہ غلط حرکتیں راہ پاتی جارہی ہیں۔ احمدیوں کو ایسی لغویات سے خود کو محفوظ رکھنا ہے فرمایا بعض گانے ہندو اپنی شادیوں کے موقعہ پر دیوی دیوتاؤں سے مدد طلب کرتے ہوئے گاتے ہیں اور اگر ہمارے لوگ بغیر سوچے سمجھے یہ گانے گائیں گے تو بجائے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو طلب کرنے کے غیر محسوس طور پر گانے گا کر غیر محسوس طور پر شرک کے مرتکب ہو رہے ہوں گے پس جو شکایات آتی ہیں ان کو میں تنبیہ کرتا ہوں کہ ان لغویات سے بچیں بعض گھر دنیاداری میں زیادہ آگے بڑھ گئے ہیں اور کہنے والے کہتے بھی ہیں کہ فلاں امیر آدمی تھا تو اس کے خلاف کارروائی نہیں ہوئی۔ فرمایا اکثر صورتوں میں یہ بدظنیاں بھی ہوتی ہیں۔ فرمایا میں واضح کردوں کہ ایسی حرکتیں جو اسلامی وقار اور جماعتی اقدار کی دھجیاں اڑاتی ہوں ان کے خلاف میں بلا استثنا کارروائی کروں گا۔ بعض لوگ خاص مہمانوں کے ساتھ شادی کے موقعہ پر علیحدہ پروگرام بناتے ہیں اور پھر لغویات اور ہلڑ بازی کرتے ہیں چاہے لڑکیاں لڑکیاں ڈانس کر رہی ہوں یا لڑکے ڈانس کر رہے ہوں یہ لغو حرکت برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اسلئے آج میں خاص طور پر پاکستان، ہندوستان اور اس معاشرے کے لوگوں کو جہاں ہندوانہ رسومات تیزی سے داخل ہو رہی ہیں وہاں کے احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اپنی اصلاح کرلیں جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کا نظام اس بات پر نظر رکھے اور جہاں کہیں بھی ایسی حرکات ہوں ان کی رپورٹ ہونی چاہئے اس بارے میں قطعاً ڈرنے کی ضرورت نہیں کہ کوئی کس خاندان کا ہے۔

فرمایا غیروں کی اکثریت ہماری شادی کے طریق کو پسند کرتی ہے اور ہم اپنے پسندیدہ طریق کو چھوڑ کر جس میں دعائیہ اشعار پڑھے جاتے ہیں غیروں کے رسم و رواج کے پیچھے چل پڑیں تو یہ کتنی بری بات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شادی کے موقعہ پر دین کو ترجیح دو۔ آنحضرت ﷺ نے اسی لئے خطبہ نکاح میں ایسی آیات کا انتخاب فرمایا جن میں تقویٰ اور قول سدید اختیار کرنے کی نصیحت کی گئی ہے اور پھر اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے ہر قوم اور قبیلے کے صاف ستھرے رسم و رواج کو بھی تسلیم کیا ہے۔ پس اسلام نے اعتدال کے اندر رہتے ہوئے جن جائز باتوں کی اجازت دی ہے ان کے اندر رہنا چاہئے اور حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے کہ دین میں بگاڑ پیدا ہو ایک مومن کو شادی اسلئے کرنی چاہئے کہ دنیا میں نیکی پھیلے نیکیوں پر عمل ہو اور اس کے ذریعہ سے نیک نسل چلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی غرض سے شادیاں کی تھیں اور اسی غرض کی صحابہ کرام کو تلقین فرمائی آپ کی سنت یہ تھی کہ صرف عبادتوں ہی میں نہ لگے رہو اور نہ ہی بالکل دنیاداری کی طرف جھک جاؤ بلکہ آپنے اپنے بعض صحابہ کو جن کے متعلق آپؐ نے سنا تھا کہ انہوں نے عہد کیا ہے کہ وہ صرف خدا کی عبادت کریں گے اور شادی نہیں کریں گے فرمایا کہ میں تو شادی بھی کرتا ہوں اور خدا کی عبادت بھی کرتا ہوں اور جو میری سنت سے بے رغبتی کرتا ہے وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ بعض برائیاں ایسی ہیں کہ شرک تو نہیں لیکن وہ بوجھ بنتی ہیں ان میں بلاوجہ قرض لیکر شادی کے اخراجات کو بڑھانا اور دکھاوے کرنا شامل ہے۔ فرمایا آنحضرت ﷺ تو ان رسم و رواج کے طوقوں سے ہماری جان چھڑانے آئے تھے رسم و رواج کے بوجھوں سے ہمیں ہلکا کرنے آئے تھے بجائے اس کے کہ تم اس دین کی پیروی کرو جسے تم نے مان لیا ہے تم دوبارہ ان بندھنوں میں گرفتار ہو رہے ہو جو بالآخر تمہارے لئے گلے کا طوق بن جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ تم خوش قسمت ہو کہ یہ نبی تمہارے گلوں سے طوق اتارتا اور بوجھوں سے تمہیں آزاد کرتا ہے اگر تم اس کے پیچھے چلو گے تو فلاح یعنی کامیابی حاصل کرو گے۔ فرمایا یہ کتنی عجیب بات ہے کہ خدا تو رسمیں چھوڑنے سے کامیابیوں کی خوشخبری دے رہا ہے اور ہم اس سے محروم ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہندوستان اور پاکستان کے احمدیوں نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا تھا اس لئے ان کی ذمہ داری بھی زیادہ بنتی ہے کہ اپنے اندر کسی طرح کے رسم و رواج کو راہ پانے کا موقعہ نہ دیں۔ اس موقعہ پر حضور انور نے احمدیوں کو تحریک فرمائی کہ وہ بلاوجہ شادی کے موقعہ پر اخراجات بڑھانے کی بجائے مریم شادی فنڈ میں حصہ ڈالیں۔ جب اپنے گھروں میں شادی ہو تو نیت کیا کریں کہ ضرور کسی غریب کی بھی شادی کرائیں گے۔ اسی طرح حضور نے فرمایا کہ شادی بیاہ میں دکھاوے کے طور پر زیادہ مہر رکھنے کا رواج بھی بڑھتا جارہا ہے۔ اس سے بعد میں کئی طرح کی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور انسان مہر نہ ادا کرکے گناہ گار بھی بنتا ہے۔ حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ کے آخر پر فرمایا ہم نے اس زمانے کے امام حکم و عدل کو مان کر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو یہ عہد نبھانے کی توفیق عطا فرمائے ☆☆☆

بقیہ صفحہ (1)

"...... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا۔ جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت و تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کیلئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آوں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کیلئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بہ جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصے کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجے کی جواں مردی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں ......

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ٦ صفحہ 395-96)

"ہر یک صاحب جو اس للہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور انکی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور انکے ہم و غم دور فرما دے۔ اور انکی ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور انکی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد انکا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۳۴۲)

"سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے باعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔"

(مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۳۰۲)

بدر کی قلمی و مالی اعانت کرکے عند اللہ ماجور ہوں

اذکروا موتاکم بالخیر

والد مرحوم محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز درویش

سابق ناظر جائیداد و ناظر بیت المال و ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ذکر خیر

از حفیظ احمد عاجز مقیم سوئزرلینڈ

تیرا غم آج بھی تازہ رہے گا کل بھی
شاید اک عمر کٹے گی اِسے جاتے جاتے

خاکسار کو اپنے والد صاحب محترم جناب عبدالحمید صاحب عاجز وقفِ زندگی درویش کے مختصر حالات اور سلسلہ احمدیہ کیلئے کی گئی چند خدمات کا ذکر کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے۔ یہ میرے لئے بڑے ہی فخر کی بات ہے کہ محترم مرحوم والد صاحب ۱۹۲۰ء میں موضع دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے والد صاحب کو ۱۹۴۶ء میں زندگی وقف کرنے کے بعد اُن کو قادیان میں درویشی کی زندگی نصیب فرمائی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تھا۔ ایسے لوگوں کے نام جنہوں نے تن من دھن کی بازی لگا کر سب کچھ خدا کی راہ میں دینے کا عہد پورا کرتے ہوئے روح کی گہرائیوں سے درویشی کو اپنا لیا جب مستقبل کا مورخ جب بھی جماعتی اور درویشی دور کا ذکر کرے گا اُس میں ایک نام میرے پیارے والد محترم عبدالحمید صاحب عاجز کا بھی سرفہرست ہوگا۔

خاکسار کے دادا جان محترم شیخ محمد حسین صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ جنوری 1907 میں جب قادیان میں تھے ایک جماعت کے شدید مخالف سعداللہ لدھیانوی کی وفات کی خبر پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمیں کسی کی موت پر خوشی نہیں ہوتی مگر اس بات سے خوشی ہے کہ خدا تعالیٰ کی بات پوری ہوئی۔

محترم والد صاحب کے متعلق حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اپنے تاثرات یوں بیان فرماتے ہیں کہ عاجز صاحب نے بطور ناظر بیت المال جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان میں نظام بیت المال کو از سرِ نو منظم کیا اور آپ کی یہ کارکردگی نہایت ممتاز ہے۔ جماعتی معاملات کو مؤثر اور دانشمندانہ رنگ میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے آپ نے اپنی دفتری مصروفیات سے وقت نکال کر تقسیم ملک کے بعد کی جماعتی تاریخ کے متعدد واقعات پر مشتمل ایک کتاب ''کچھ یادیں کچھ باتیں'' تالیف کر کے جماعتی تاریخ کے ایک خلا کو پر کرنے کی کوشش کی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں ملک کے سیاسی حالات بہت تیزی سے تبدیل ہوئے ملک کی آزادی کے ساتھ بارڈر کے ہر دو جانب ناقابل بیان ظلم و ستم کے واقعات گذرے ان حالات میں حضرت مسیح موعودؑ کی بستی مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کیلئے تین سو تیرہ افراد بحیثیت درویش قادیان مقیم رہے۔ جس میں میرے ہر دل عزیز والد عبدالحمید صاحب عاجز کو بھی درویشی کا شرف حاصل ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کے دراصل ان مقامات مقدسہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی ان پر آشوب اور دردانگیز حالات کا اندازہ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جن کو ان سے گذرنا پڑا تھا۔

حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں والد صاحب مرحوم اپنی کتاب میں لکھتے ہیں آپ نے کمال حکمت و فراست سے قادیان کی بستی کی ہر ممکن حفاظت کے ساتھ نقل مکانی کا ایسا اعلیٰ انتظام فرمایا کہ کم از کم جانی نقصان ہو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امارت اور نگرانی کے تحت مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مرحوم اور محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف درویش سابق ناظر بیت المال اور خاکسار کی اس سلسلہ میں ڈیوٹی لگائی۔

1950ء میں محترم والد صاحب مرحوم کو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیتی جائیدادوں کے متعلق محکمہ کسٹوڈین کی طرف سے نوٹس ملنے پر Evaluted Property تصور کئے جانے پر اور صدر انجمن احمدیہ کی رقوم تا آئندہ فیصلہ فریز کرنے پر حضرت مصلح الموعود کی طرف سے ارشاد موصول ہونے پر کافی نشیب و فراز کے بعد ۱۹۶۸ء میں سالانہ مساوی اقساط میں ادا کرنے کے بعد جائیدادیں صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام باقاعدہ رجسٹر کروالی گئی الحمدللہ کہ یہ تمام اہم پیچیدہ معاملات بخیر و خوبی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حل کرنے کی توفیق ملی۔

۱۹۷۳ء کو جماعت احمدیہ قادیان کے ایک مرکزی وفد کی قیادت کرتے ہوئے خاکسار کے والد محترم عبدالحمید صاحب عاجز کو شریمتی اندرا گاندھی صاحبہ وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ کو جناب مشتاق احمد صاحب آف دہلی کے ہمراہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

۲۳ر اگست ۱۹۸۳ء کو والد صاحب مرحوم کو جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب صدر جمہوریہ ہند کو گورمکھی میں قرآن مجید کا تحفہ پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس وفد کے ہمراہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی۔ مکرم شیخ محمد سلیم صاحب تھے۔ گیانی صاحب نے اس کام کی تعریف کی قرآن مجید کو اپنے ہاتھ میں لیکر تصویریں بھی اُتروائیں جو اگلے روز ملک کے اکثر اخبارات میں شائع ہوئیں۔

۱۹۸۶ء فروری کو شری راجیو گاندھی سے جماعتی وفد کی قیادت کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہوا اس موقعہ پر محترم مرحوم والد صاحب نے انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا نسخہ پیش کیا نیز پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے ظلم و ستم کے تعلق میں بھی میمورنڈم پیش کیا۔

۱۹۸۸ء میں والد صاحب کی ملاقات صدر جمہوریہ ہند محترم R.Venkta Raman کو جماعتی وفد کی قیادت کرتے ہوئے ہندی میں ترجمہ قرآن مجید پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ نیز ان کی خدمت میں بعض قابل توجہ جماعتی امور پر مشتمل میمورنڈم پیش کیا۔

میرے پیارے والد صاحب نے ہر لحہ اللہ تعالیٰ کے سہارے گذارا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور کامل یقین تھا اُمید کا دامن مضبوط سے مضبوط تر پکڑے رکھا جنہیں دُنیا مصائب کہتی ہے درویشی میں وہ سامنے آئے لیکن آپ نے انہیں اس طرح دیکھا۔

لا ریب کہ روکنے کو ہے طوفان حوادث
ٹل جائیں گے سب رنج و غم وظلمت و آفات

میرے والد صاحب کی وفات جماعت کیلئے اور ہم سب کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے مورخہ 27/8/05 کی شام بڑی ہمشیرہ صاحبہ نعیمہ نثار قادیان ایک لمبا سفر طے کر کے والد صاحب کے پاس پہنچی رات پڑنے تک خوش ہو کر باتیں کرتے رہے وہ بے چاری کیا جانتی تھی کہ محبت کرنے والا وہ شفیق باپ جس کو اس سے بہت پیار تھا چند گھنٹوں بعد ہم سب کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوجائے گا 28 8 05 کی صبح چار بجے اسلام اور احمدیت کا درویش مجاہد ہم سب کو چھوڑ کر ہم سے رخصت ہوگیا۔

(انا للہ و انا الیہ راجعون)

یہ دنیا تو بہر حال عارضی ہے انسان کی حقیقی خوشی اس میں ہے کہ خدا اس سے راضی رہے اور اس کا انجام بخیر ہو۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

خدا تعالیٰ اس درویش مجاہد کو اپنے قرب میں جگہ دے اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے لواحقین کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے ہم سب کو مرحوم والد صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین محترم والد صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکے ۲ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ سب شادی شدہ ہیں اور صاحب اولاد ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب لواحقین کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

یہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے احمدیت کے ذریعہ دور دراز کے مختلف علاقوں اور ملکوں کے لوگوں کو بھائی بھائی بنا دیا جو ایک دوسرے کے غم میں شریک ہو کر ڈھارس کا موجب ہوتے ہیں میں ان تمام احباب کا جنہوں نے والد صاحب کی وفات پر اظہار افسوس کیا یا خطوط لکھے یا کسی بھی طریقہ سے وہ ہمارے غم میں شامل ہوئے بیحد ممنون و مشکور ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

☆☆☆

اعلان نکاح

عزیزہ ایم ایم صاحبہ بنت محترم مظفر احمد ایم ٹی آف مرکرہ کرناٹک کا نکاح عزیزم شاہ نواز صاحب ابن مکرم عبد العزیز صاحب آف کنور کیرالہ کے ہمراہ 25000 روپے حق مہر پر 23 جولائی کو مکرم ظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ کالیکٹ نے مرکرہ میں پڑھا اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

(اعانت بدر 100 روپے) (مظفر احمد ایم ٹی جماعت احمدیہ مرکرہ کرناٹک)

عزیزہ شبانہ یاسمین بنت مکرم سید خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھونیشور اڑیسہ کا نکاح عزیز ریحان مبشر ابن مکرم حسن محمد صاحب مرحوم ساکن برہ پورہ کے ساتھ مبلغ 60 ہزار روپے پر اور عزیزہ طلعت یاسمین بنت منظر السلام ساکن بارانسی کا نکاح عزیز فرحان بشیر کے ساتھ مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 19.8.05 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ ان رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (منظر السلام)

مکرم منظور احمد بٹ معلم وقف جدید بیرون کا نکاح مکرم شفیق احمد نائیک صدر جماعت احمدیہ کوریل نے مسجد احمدیہ کوریل نور آباد ضلع اننت ناگ کشمیر میں مکرمہ بشریٰ منظور بنت مکرم نصیر احمد ڈار آف آسنور کولگام ضلع اننت ناگ کشمیر کے ساتھ 25000 حق مہر پر مورخہ 19 اگست 2005ء بروز جمعہ پڑھایا اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے اعانت بدر 100 روپے۔ (شیخ الیاس متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ

0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15775 میں ایم عبدالبشیر ولد ایم محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن النلور ڈاکخانہ النلور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 8 سینٹ زمین و مکان رہائشی نمبر 147/3 قیمت اندازاً 180000 روپے۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت مبلغ 5000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — العبد ایم عبدالبشیر — گواہ شد پی کے محمد شریف

وصیت نمبر 15776 میں ٹی محمد منزل ولد ٹی رایو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت مبلغ 3106 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ شد محمد انور احمد — العبد ٹی محمد منزل — گواہ شد کے ناصر احمد

وصیت نمبر 15777 میں سی پی صدیق ولد سی پی کنجایہ مولوی قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن النلور ڈاکخانہ النلور ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 3.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان معہ زمین 20 سینٹ قیمت 150000 پریس کی مشین وغیرہ 100000 میزان 250000۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت مبلغ 4500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم عبدالبشیر — العبد سی پی صدیق — گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15778 میں ٹی ای اماۃ زوجہ ٹی کے ویران کٹی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 75 سال تاریخ بیعت 1952 ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی بالیاں۔ ایک جوڑی 2 گرام ۲۲ کیرٹ۔ قیمت -/1140 روپے۔ اراضی زرعی ۱۲ ایکڑ نمبر 153/1.A.1 قیمت اندازاً -/600000 اس میں ایک ایکڑ آبائی اور ایک ایکڑ ترکہ خاوند سے ملا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش مبلغ 10,000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ٹی کے محمود — الامۃ ٹی ای اماۃ — گواہ شد ٹی کے صدیق

وصیت نمبر 15779 میں ریاض احمد کے ولد کے احمد رشید قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملیرم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/4/05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت مبلغ -/2000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے احمد رشید — العبد ریاض احمد کے — گواہ شد ٹی کے محمود

وصیت نمبر 15780 میں ٹی کے خدیجہ زوجہ رائین مصلیار مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 68 سال تاریخ بیعت 1950 ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان معہ زمین 27 سینٹ نمبر 39/A/1 کرولائی قیمت 500000۔ زرعی اراضی دو ایکڑ 153/A.1 کرولائی قیمت 6,00000۔ زرعی اراضی دو ایکڑ 59 سینٹ نمبر 1279 قیمت 550000۔ ہار طلائی ایک عدد دس گرام، کڑے تین عدد تیس گرام، بالیاں ایک جوڑی چار گرام، (سبھی زیور 22 کیرٹ کے ہیں)۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش و جائیداد مبلغ 10,000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد کے احمد رشید — الامۃ ٹی کے خدیجہ — گواہ شد ٹی کے محمود

وصیت نمبر 15781 میں شیخ صباح الدین ولد شیخ عبدالغفور قوم شیخ پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/3/05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ مبلغ -/520 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد مظفر احمد ناصر — العبد شیخ صباح الدین — گواہ شد شیخ محمود احمد

وصیت نمبر 15782 میں ٹی کے عبدالحکیم ولد ٹی کے ابوبکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد مبلغ -/2500 روپے ماہانہ ہے۔ جو والد صاحب کی زمین سے آمد کے ملتے ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — العبد ٹی کے عبدالحکیم — گواہ شد ٹی کے محمود

وصیت نمبر 15783 میں پی حفصہ زوجہ کے عبدالعزیز قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین 6.75 سینٹ نمبر 765/pt قیمت 1,35,000 کرولائی۔ ہار طلائی 8 گرام بطور حق مہر 22 کیرٹ ہار 8 گرام بطور حق مہر 22 کیرٹ۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش مبلغ -/300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد احمد رشید — الامۃ پی حفصہ — گواہ شد ٹی کے محمود

وصیت نمبر 15784 میں کے سہیلہ زوجہ سی وی عطاء الرب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ نقد -/35000 طلائی ہار ایک عدد 26 گرام۔ کڑا ایک عدد 8 گرام۔ بالیاں دو جوڑی 8 گرام۔ بریسلٹ 4 گرام، حق مہر زیورات میں شامل ہے زیورات 22 کیرٹ کے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش مبلغ -/300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سی وی عطاء الرب — الامۃ کے سہیلہ — گواہ شد کے عبدالستار

وصیت نمبر 15785 میں سی شاہینہ ظفر زوجہ ظفر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ چین طلائی ایک عدد 20 گرام۔ بالیاں ایک جوڑی 8 گرام، قیمت 12,000 (سبھی زیور 21 کیرٹ کے ہیں) حق مہر گیارہ ہزار روپے اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش مبلغ -/1000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ٹی کے محمود — الامۃ سی شاہینہ ظفر — گواہ شد محمد انور احمد

ولادت

☆ مکرم محمد رفیع صاحب معلم سلسلہ ٹھٹھل ہماچل کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی کے بعد یکم نومبر کو بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام محمد انیس رکھا ہے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی نیک خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبارک احمد شاد معلم شملہ ہماچل)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

رام کے نام پر دلتوں کی قربانیاں

اخبار ٹائمنر آف انڈیا کی مورخہ ۳/اکتوبر ۲۰۰۵ سوموار کی اشاعت کے صفحہ 7 پر In Ram's Name-Tatto کے عنوان سے ہریجنوں کے متعلق ایک آرٹیکل پڑھا۔ یہ آرٹیکل خاکسار آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہے آرٹیکل پڑھ کر ساتھ ہی میرے ذہن میں پاکستان میں بالخصوص جو کچھ جماعت کے ساتھ گذر رہی ہے وہ حالات آگئے۔ ہری جن رام کا نام اپنے اجسام پر Tattoo کرالیتے ہیں اور اس Tattoo کرانے میں انہیں کتنی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ تو ظاہر ہے۔ لیکن پنے بائی کی فلاسفی کے مطابق تکلیف کا احساس تو تب ہوسکتا ہے جب آدمی بے خبر ہو Ignorant ہو۔ لیکن اگر انسان کو اپنا مقصد پانے کی خاطر کوئی تکلیف ہو تو وہ اسے تکلیف کی بجائے راحت سمجھتا ہے۔ اخبار ٹائمنر آف انڈیا لکھتا ہے کہ ”یہ اس کا نام نہیں لے سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے دوسرا طریقہ اپنایا۔ رام کا نام اپنے جسموں، پیشانیوں، زبانوں، ٹانگوں اور پیٹ پر کھدوایا۔ یہاں تک کہ آنکھ کے پپوٹوں پر کندہ کروایا۔ اس طرح سے وسطی ہندوستان میں لاتعداد شودروں کے گروہ رام کا نام اپنی جلد پر لادے پھرتے رہے۔

اس کے پس منظر میں اس کی کہانی اتنی ہی مکروفریب سے بھری ہے جتنی کہ اس کی حقیقت مضحکہ خیز ہے۔ ظالمانہ ذات پات سسٹم کی مناہی کی وجہ سے اُس خدا کا نام جس کی یہ پرستش کرتے تھے، زبان پر نہ لے سکنے کے خلاف شودروں نے خاموش اور پرامن احتجاج کیا یہ بغاوت اتنی خاموش اور غیر متشددانہ تھی کہ ہندوستان کے اکثر علاقے اس سے بے خبر رہے۔ ڈیڑھ سو سال پہلے جب ان ہریجنوں میں سے ایک کو مندر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی تھی ان ست نامی اور رام نامی کہلانے والوں نے اپنے جسموں کے ہر ایک انچ پر رام کا نام لکھوایا

چھتیس گڑھ کی ہاردی جگہ کے ایک ہریجن گنگا رام کا بیان ہے کہ ”ہم چمار ہیں۔ میرے اسلاف کو اجازت نہ تھی کہ وہ رام کا نام زبان پر لاسکیں۔ صدیوں تک میری ذات کے لوگ مندروں میں داخل نہیں ہوسکتے تھے۔ اس لئے جب دوسروں نے رام کو اپنے مندروں میں رکھا۔ ہم نے فیصلہ کیا ہم رام کو اپنے جسموں پر اپنے ساتھ رکھیں گے“

گنگا رام اور اس کی بیوی پنے بائی، رام کو اپنے سروں، آنکھ کے پپوٹوں، ہونٹوں اور گردنوں پر لئے پھرتے ہیں۔ رام ان کے ملبوسات پر بھی ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ ”پوتر صحائف ہریجنوں کو رام کی پوجا سے منع کرتے ہیں۔ صدیوں تک میری ذات کے لوگوں کو اجازت نہ تھی کہ وہ مندروں میں داخل ہوسکیں۔ ہم رام کے ساتھ چلتے ہیں۔ رام کے ساتھ کھاتے ہیں اور رام کے ساتھ سوتے ہیں۔ یہ ہم کو لات نہیں مار سکتے ہیں کیونکہ اگر یہ ہمیں لات ماریں گے تو یہ رام کو لات ماریں گے جو ہمارے جسموں پر لکھا ہے“ پنے بائی فاتحانہ انداز میں بولی۔ ستنا جو ایک صدی سے بھی زیادہ پہلے شروع ہوئی۔ اپنی معرض وجود میں آنے کی کہانی کو پرسورام، اپنے ہمنام کی اس حالت کو بیان کرتا ہے جس میں اونچی ذات والوں نے ہزاروں سال پہلے اُسے بغاوت پر مجبور کیا جب اُسے مندر میں داخل ہونے سے روک دیا گیا اس سے چراغ پا ہوکر پرسورام نے رام کا نام اپنے تمام جسم پر کندہ کروادیا۔ اس نے نہ صرف جسم پر کندہ کرانے کی رسم کا آغاز ہی کیا بلکہ اس ریت کو بھی جس میں رام نامی اپنی نرینہ اولاد کے نام خدا (رام) پر رکھتے ہیں۔

10/اکتوبر 1912ء وہ دن تھا جب رام نامیوں نے پیرھا میں سالانہ اجتماع کا اہتمام کیا۔ دوسرے سال یہ لوگ اولین رام بھجن کے میلے میں اکٹھے ہوئے۔ جہاں انہوں نے خیموں میں بیٹھ کر بھجن گائے۔ اُس دن سے لیکر اب یہ ایک سالانہ تقریب کا روپ اختیار کرگئی ہے۔

گنگا رام صرف سولہ برس کا تھا جب وہ ذات پات سسٹم کے باغیوں کی خاموش فوج میں شامل ہوا۔ اس کو اپنے جسم پر سر سے پاؤں تک رام کا نام کھدوانے میں ایک مہینہ لگا۔ اپنے پتی کی طرح پنے بائی بھی رام کا لفظ اپنے پورے جسم پر لئے پھرتی ہے اور کہتی ہے کہ اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ ہاں تکلیف تو تب ہوتی ہے جب کوئی بے خبر ہو۔ جب آپ جانتے ہیں کہ تکلیف خدا کو اپنا ایک حصہ بنانے میں ہوئی تو اس کی کسے پرواہ ہے۔ (ماخوذ از ٹائمنر آف انڈیا نیو دہلی۔ سوموار 3 اکتوبر 2005 صفحہ 7)

کچھ اسی قسم کے حالات میں سے اس وقت پاکستان میں احمدی مسلمان بھی گذر رہے ہیں۔ نام نہاد حکومت کے نام نہاد اور بربریت سے پر نام نہاد قانون نے انہیں نام نہاد ننگ انسانیت قانون کی خاطر Not Muslim قرار دے رکھا ہے۔ اس غیر معقول قانون کے تحت احمدی مسلمان کلمہ طیبہ نہیں پڑھ سکتے۔ اسلامی شعار کو اپنا نہیں سکتے۔ السلام علیکم کی دعا نہیں دے سکتے۔ بسم اللہ شریف نہیں لکھ سکتے۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ صرف اس لئے کہ اس سے مفاد پرست سرکاری مسلمانوں کو تکلیف پہنچتی ہے اور وہ سیخ پا ہوتے ہیں۔ ایک احمدی مسلمان کی زبان سے نکلی ہوئی کوئی بھی اسلامی بات مفاد پرست سرکاری مسلمانوں کے دلوں پر تبر ہی نہیں توپ سی لگتی ہے۔ نتیجہ یہ کہ وہاں احمدی مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔ ان کے املاک لوٹے گئے ان کا سوشل بائیکاٹ ہوا۔ انہیں ہر غیر انسانی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ انہیں ملازمتوں سے برطرف کیا گیا۔ ان کی روزی روٹی بند کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن پوری متانت اور کمال استقلال سے یہ سب تیر اپنے سینوں پر لیکر بھی مسکراتے رہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ پنے بائی کے بقول اگر کلمہ طیبہ کو اپنے وجود کا ایک حصہ بنانا ہو۔ اسلامی شعار کو اپنی فطرت ثانیہ بنانا ہو تو اس سلسلہ میں تکلیف کی بات تو درکنار، موت تک گوارا رہی اور شہادت کو شوق سے گلے لگایا جاتا رہا۔ اپنی املاک کو لوٹتے اور تباہ ہوتے دیکھ کر ان احمدی مسلمانوں کی زبانوں سے ربنا تقبل منا کی دعائیں جاری رہیں۔ معصوم بچوں کو مکانوں کی چھتوں سے زمین پر پھینکا گیا۔ اور یہ نظارے احمدی والدین کے ایمان باللہ کے یقین کو ڈگمگا نہ سکے۔ انہوں نے ہر ظلم برداشت کیا۔ اور ہر عذاب جھیلا۔ لیکن ان کے پائے استقلال میں لغزش نہ آسکی۔ نصف صدی سے بھی کچھ زیادہ زمانہ گذرا اور اس دوران وہاں کی کچھ بہیمانہ حکومتیں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا چکیں کہ احمدی مسلمانوں کو پاکستان کی سرزمین سے مٹا دیا جائے۔ لیکن ان کی تمام کوششیں ناکام اور تمام تدبیریں الٹ کر انہی پر جا پڑیں۔ بھٹو اور ضیاء جو فرعون اور نمرود بنے بیٹھے تھے کی حیثیت پر پشہ کی بھی نہ رہی۔ وہ الٰہی عذاب کے تحت صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح معدوم ہوگئے مٹ گئے۔ اس کے مقابل پر جماعت احمدیہ پاکستان میں پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہوکر ابھری ہے۔ بلکہ سلسلہ حقہ ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دنیا بھر میں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کررہی ہے۔ (عبدالسلام ٹاک سرینگر کشمیر)

معاصرین کی آراء

پاکستان کے بدلے بدلے حالات

بین الاقوامی دباؤ کا نتیجہ؟

صوبہ پنجاب کے شہر منڈی بہاؤالدین کے قریب موضع مونگ میں نامعلوم موٹر سائیکل پر سوار مسلح افراد نے عالمگیر جماعت احمدیہ کی عبادت گاہ پر حملہ کردیا۔ اطلاعات کے مطابق رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کے روز جماعت احمدیہ کی عبادت گاہ پر صبح پانچ بجے کے قریب نماز فجر کے وقت جبکہ متعدد افراد عبادت میں مصروف تھے دو حملہ آور جو جدید آتشیں اسلحہ سے لیس تھے عبادت گاہ میں داخل ہوکر عبادت میں مصروف افراد پر اندھا دھند فائرنگ شروع کردی۔ جس کے نتیجے میں عبادت گاہ میں زبردست کہرام مچ گیا۔ خون اور گوشت کے لوتھڑے جگہ جگہ بکھر گئے۔ اس فائرنگ کے نتیجہ میں 8 افراد ہلاک اور 23 کے قریب زخمی ہوئے۔ حملہ آور موٹر سائیکل پر بیٹھ کر فرار ہوگئے۔ پر صدر مملکت جنرل پرویز مشرف اور وزیر اعظم شوکت عزیز نے دہشت گردی کے اس واقعہ کی شدید مذمت کی ہے۔ صدر اور وزیر اعظم نے متعلقہ حکام کو ملزمان کا جلد سے جلد سراغ لگانے کی ہدایت کی ہے۔ انہوں نے اس واقعہ میں ہلاک ہونے والوں کے لواحقین سے تعزیت بھی کی۔

وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے دہشت گردی کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ کوئی بھی مسلمان ایسی حرکت نہیں کرسکتا۔ پاکستان میں بسنے والے تمام مذاہب کے لوگ قابل احترم ہیں ان کی جان و مال کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے انہوں نے سانحہ مونگ میں ہلاک ہونے والے افراد کے لواحقین کو ایک ایک لاکھ روپے اور زخمی ہونے والے افراد کے لواحقین کو پچاس پچاس ہزار روپے کی مالی امداد دینے کا اعلان کیا ہے صوبائی وزیر قانون و بلدیات محمد بشارت راجہ نے قیمتی انسانی جانوں کے ضیاء پر گہرے دُکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ایسے شواہد ملے ہیں جن کی روشنی میں تحقیقات کا دائرہ وسیع کردیا ہے۔

ایک حلقہ احباب کا خیال ہے کہ پچھلے دنوں ربوہ چناب نگر میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس میں مسلمان علماء کرام کی شعلہ بیانی کے بعد ایسا سانحہ کا پیش آجانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ صاحب اختیار حکام ختم نبوت کانفرنس اس علاقے میں منعقد کرنے کی اجازت دیتے ہیں جہاں کی اٹھانوے فیصد آبادی احمدی ہے۔ حکومت ابھی تک ایسے مسلمان عالم دین اور فضلاء شعلہ بیان مقررین کے سبز قدم روکنے میں کامیاب نہیں ہوسکی جن کے سبز قدم پڑتے ہی انارکی پھیل جاتی ہے۔ حال ہی میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے سلسلے میں مولانا مدنی کے پیروکار مفتی زادے اور ان کے ہمنوا جن کے ڈانڈے طالبان اور القاعدہ سے جاملتے ہیں ان کے اخباری بیان قابل غور ہیں جن میں حکومت کو للکارا گیا تھا کہ وہ احمدیوں کی حمایت چھوڑ دے اور امریکہ اور یورپ بھی ان لوگوں کو مظلوم سمجھنا چھوڑ دیں ہم قادیانیوں سے آئینی طریقہ کار سے بھی نبٹ لیں گے اور ان کا خاتمہ کردینگے۔

یہ بات وزن رکھتی ہے کہ ایسے عزائم کے اظہار کے بعد ایسی دہشت گردی ہوسکتی ہے تاریخ شاہد ہے کہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم جن کو پھانسی پر چڑھایا گیا تھا انہوں نے اپنے اقتدار کے طول کی خاطر احمدیوں کے خلاف تحریک چلوائی تھی۔ ۱۹۷۴ء میں اس تحریک میں ایسے شعلہ بیان مقررین اسلام کی خدمات حاصل کی تھیں جن کے سبز قدم جس شہر میں پڑے وہاں احمدیوں کے گھر، عبادت گاہوں پر حملے ہوئے ان کو جلا دیا گیا اس گھیراؤ، جلاؤ تحریک میں بے شمار قرآن مجید بھی جل گے تھے اس تحریک میں احمدیوں کو اذیتیں دے دے کر ہلاک کیا گیا اکثریتی گروہ نے اپنی عددی طاقت کے نشہ میں اسلامی تعلیمات کی تمام حدود کو اپنے قدموں تلے روندتے ہوئے بظاہر عقیدہ ختم نبوت سے وفاداری نبھائی تھی۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ جس کی طبعی عمر ایک صدی سے بھی زیادہ کی ہے، یہ ایک پرامن افراد کی جماعت ہے۔ اس جماعت نے کبھی بھی کسی گروہ یا کسی کی عبادت گاہ اور کسی پاکستانی سے نظریاتی اختلاف کی بنا پر حملہ نہیں کیا۔ یہ تاریخی مکافات عمل ہے کہ اس جماعت کے خلاف جن صاحب اختیار افراد نے دانستہ اور غیر دانستہ طور پر شامل ہوکر کاروائی میں حصہ لینے والوں کی پشت پناہی کی وہ عبرت کا نشان بنے۔

پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ صدر مملکت پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان نے جماعت احمدیہ کے افراد پر ہونے والے ظلم پر تعزیت کی اور ملزمان کے پکڑنے کے احکامات جاری کیے۔ چودھری پرویز الٰہی پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب ہیں جنہوں نے احمدیوں کو پاکستان کا شہری سمجھتے ہوئے بحیثیت وزیر اعلیٰ اپنے منصبی فرائض پر توجہ دی۔

شومئی قسمت تاریخ پنجاب یہ ہی بتلاتی ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف ہونے والی سازشوں میں کئی وزیر اعلیٰ پنجاب کسی نہ کسی رنگ میں ملوث رہے ہیں۔

1953 میں احمدیوں کے خلاف تحریک میں سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں دولتانہ کا کردار کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ یہ سرکار دولت مدار کی اقتدار ہوس کی سازش تھی جس کے نتیجہ میں ملک میں پہلی بار مارشل لاء نافذ ہوا۔

1974ء میں سابق وزیر اعلیٰ پنجاب ح رامے نے اپنے سیاسی سرپرست اعلیٰ کی خوشنودی کی خاطر احمدیوں کو مروا کر ٹارگٹ کے حصول کی نوید اپنے سیاسی مرشد کو سنا کر اپنے اقتدار کو طول دینا چاہا۔ مگر نہ صرف یہ کہ وزیر اعلیٰ کے اقتدار کو طول نہ ملا بلکہ ان کا سیاسی مرشد بھی بانی سلسلہ احمدیہ کی پیشگوئی کے مطابق اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف نے اپنے دور اقتدار میں ”چک سکندر“ کے احمدیوں پر ہونے والے ظلم کی آواز دبانے کیلئے مختلف حربے اپنائے اور اس وقت کی مرکزی حکومت نے اس طرح کی خاموشی اختیار کی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

ایک حلقہ کا یہ بھی خیال ہے کہ دُنیا میں رائج دستور سے ہٹ کر شناختی کارڈ اور سفری دستاویز (پاسپورٹ) پر مذہب کا خانہ رکھ کر انتہاء پسندوں کے مذموم ارادوں میں مدد دی جارہی ہے۔ تاکہ انہیں اپنا من پسند رویہ اپنانے میں آسانی ہو۔

عراق کا شہر فلوجہ امریکا کی انتہائی بربریت اور درندگی کا شکار

شہر میں کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال سخت افسوسناک اور قابل مذمت

عراق کی آزادی کی سب سے بڑی قیمت شاید فلوجہ ہی نے چکائی ہے جہاں حملے کے دوران دنیا کو انسانیت کا درس دینے والے امریکہ نے کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال سے بھی گریز نہیں کیا۔ ایک عرصے تک اس حقیقت کو قبول کرنے سے احتراز کرنے کے بعد پنٹاگن نے ۱۵ نومبر کو بدرجہ مجبوری اس بات کا اعتراف کر ہی لیا کہ اس نے فلوجہ کے خلاف اپنی جنگ میں سفید فاسفورس کا استعمال کیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے اطالوی ٹیلی ویژن پر دکھائی جانے والی اس دستاویزی فلم کو غلط ٹھہرایا جس کے مطابق مذکورہ کیمیائی حملے کا نشانہ عام شہری تھے۔ لفٹیننٹ کرنل بیری وینیبل کے مطابق عام طور پر دشمنوں کی کمین گاہوں کا پتہ لگانے کے لئے فضا میں روشنی کرنے کے مقصد سے سفید فاسفورس کا استعمال کیا جاتا تھا لیکن فلوجہ میں کچھ موقعوں پر دشمنوں کو ان کے ٹھکانوں سے نکالنے کے لئے بھی اس مادے کا استعمال کیا گیا لیکن پنٹاگن کی جانب سے اس اعتراف کے دوسرے ہی روز عراق میں تعینات امریکی فوجیوں نے عراقی وزارت داخلہ کے قریب ایک خفیہ مقام پر تقریباً ۷۰ قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی کے معاملے کا انکشاف کر کے دنیا کی توجہ کیمیائی ہتھیاروں والے معاملے سے ہٹا کر اس جانب مبذول کرانے کی کوشش کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ امریکی فوجیوں نے جو انکشاف کیا وہ دل دہلا دینے والا تھا ان ۷۰ فوجیوں میں سے کچھ کی تصاویر ہی ان پر ہونے والے مظالم کی داستان سنا رہی ہیں۔ بے شک اس معاملے کی پوری تحقیق کی جانی چاہئے اور مجرمین کو کڑی سے کڑی سزا ملنی چاہئے جیسا کہ کچھ رپورٹوں کے مطابق جن قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی کی گئی وہ سنی تھے اور شیعہ عراقی فوجیوں نے مسلکی امتیاز کی بنا پر انہیں اپنے قہر کا نشانہ بنایا اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسا بعید از قیاس نہیں۔ عراق پر امریکی حملے کے بعد سماج میں اس قدر زہر گھولا گیا ہے کہ وہاں نسلی تشدد کے لئے راہ ہموار ہونا حیرت انگیز نہیں۔ بلکہ کبھی کبھی تو یہ شک یقین کی حد کو چھونے لگتا ہے کہ یہاں شیعوں اور سنیوں کے بیچ جان بوجھ کر دوریاں پیدا کی گئی ہیں اور انہیں باہم جوتم پیزار کرنے کیلئے راہیں ہموار کی گئی ہیں۔

> امریکہ نے دعویٰ کیا ہے کہ فاسفورس کا شمار کیمیائی ہتھیاروں میں نہیں ہوتا لیکن یونی ورسٹی آف بریڈفورڈ کے شعبہ امن کے پروفیسر پال روجر کے مطابق اگر فاسفورس کا نشانہ جان بوجھ کر عام شہریوں کو بنایا جائے ،تو کیمیائی ہتھیار سمجھا جائے گا۔ اور اس بات کے پختہ ثبوت ملے ہیں کہ اس کا نشانہ کافی تعداد میں عام شہری بھی بنے ہیں

لیکن عراق میں قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی کے حادثے کی مذمت میں اس بات کو پس پشت نہیں ڈالا جاسکتا کہ امریکہ نے فلوجہ میں پنٹاگن کے اعتراف کے مطابق سفید فاسفورس اور برطانیہ کے مطابق نیپام کا استعمال کیا تھا۔ فاسفورس کے استعمال کو حق بجانب ٹھہراتے ہوئے امریکہ نے دعویٰ کیا ہے کہ فاسفورس کیمیاجات کی اس فہرست میں شامل نہیں ہے جنگ کے دوران جن کے استعمال پر پابندی ہے لیکن گلوبل سیکوریٹی ڈاٹ آرگ کے مطابق ”فاسفورس جلد کو اندر تک جھلسا دیتا ہے اور اس کی وجہ سے بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے“ ایک رپورٹ کے مطابق ”فاسفورس آکسیجن کے ساتھ ملکر جل اٹھتا ہے اور اگر یہ مادہ کسی کے جسم سے چھو جائے تو اس وقت تک جلتا رہتا ہے جب تک کہ اسے آکسیجن ملنا بند نہ ہو جائے“

حالانکہ امریکہ نے دعویٰ کیا ہے کہ فاسفورس کا شمار کیمیائی ہتھیاروں میں نہیں ہوتا لیکن یونیورسٹی آف بریڈفورڈ کے شعبہ امن کے پروفیسر پال روجر کے مطابق اگر فاسفورس کا نشانہ جان بوجھ کر عام شہریوں کو بنایا جائے تو کیمیائی ہتھیار سمجھا جائے گا۔ اپنے بچاؤ میں امریکہ کا کہنا ہے کہ اس کا نشانہ مزاحمت کار تھے اور عام شہری نہیں تھے لیکن برطانیہ سے شائع ہونے والے اخبار ”انڈیپینڈینٹ“ کے مطابق ”جنگ کے میدان سے ملنے والی رپورٹوں کے مطابق فاسفورس کے گولوں کا استعمال کرنے والے فوجیوں کو اس بات کا علم نہیں ہوتا تھا کہ ان کا نشانہ کون ہیں؟ اس کے علاوہ اس دوران بڑی تعداد میں شہریوں کے جلنے کی اطلاعات بھی ملتی رہی ہیں۔“ ❁

قدرت کا قہر:

ولما طوفان کی کیوبا اور فلوریڈا میں تباہی

مغربی کیوبا کے ساحلی علاقوں میں تباہی مچانے کے بعد سمندری طوفان ولما امریکی ریاست فلوریڈا کے جنوب مغربی ساحلوں سے جا ٹکرایا۔ اس کی رفتار 200 کلومیٹر فی گھنٹہ تھی۔ اس کے نتیجہ میں فلوریڈا کے ساحل پر عام لہروں کے مقابلہ میں ڈھائی میٹر اونچی لہریں پیدا ہوئیں۔ فلوریڈا کے حکام کی جانب سے علاقہ چھوڑ کر محفوظ علاقوں میں پناہ لینے کے اعلان کے بعد چند ہزار افراد نے محفوظ مقامات میں پناہ لے لی لیکن جزائر کیز اور دیگر نشیبی علاقوں کے بہت سے افراد اپنے گھروں میں طوفان کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ جزائر کیز کا علاقہ زیر آب آچکا ہے۔ ادھر کیوبا کے جزائر طوفان کی براہ راست زد میں تو نہیں آئے مگر تیز ہواؤں اور موسلا دھار بارش نے مغربی کیوبا کے ساحلی علاقے میں خاصی تباہی مچائی ہے۔ بہت سے گاؤں زیر آب آگئے ہیں اور ساحلی علاقوں کے باشندوں کا کہنا ہے کہ سمندری لہروں کے ساتھ آنے والی مچھلیوں سے سڑکیں اٹی پڑی ہیں۔ کیوبا کی حکومت نے طوفان کے خطرے کے پیش نظر 6 لاکھ افراد کو علاقہ چھوڑنے کا حکم دیا تھا۔

ولما طوفان نے دو دن تک میکسیکو کے ساحلی علاقوں کو بھی بری طرح متاثر کیا تھا اور اس کے نتیجہ میں 6 افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ جزیرہ نما یکاتن اور کنکن میں ہزاروں گھر اور ہوٹل تباہ ہو گئے ہیں۔ میکسیکو کے ساحل سے ٹکرانے والا یہ خوفناک طوفان ولما نے کوزومیل جزیرے کی شناخت ہی مٹادی ہے۔ اس طوفان نے جزیرے کو اتنا متاثر کیا کہ اب اس کی پہچان مشکل ہو رہی ہے۔ اس طوفان سے کوزومیل میں 4 افراد ہلاک ہو گئے۔ یہاں کی بندرگاہ بالکل تباہ ہو گئی ہے جو جزیرے کی جان تھی اور جس کے اطراف دوکانوں کی وجہ سے وہاں زندگی آب وتاب کے ساتھ روشن تھی۔ ❁

مشرقی چین میں زلزلہ

۲۶ نومبر کو مشرقی چین میں ایک مشہور مقام سیاحت کے قریب ریکٹر سکیل پر 5.7 شدت کا زلزلہ آیا جس میں کم سے کم چودہ ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے اور ہزاروں مکان گر گئے۔ زلزلہ سے تین سوستر سے زائد افراد کے زخمی ہونے کی خبر ہے زلزلہ کا مرکز زجیانگ شہر کے قریب تھا جہاں دس لاکھ لوگ رہتے ہیں اور یہ صدیوں سے سیاحت کا مرکز رہا ہے۔ دیہات میں سینکڑوں مکانات زلزلہ سے گر گئے۔ زلزلہ زمین کی سطح سے نیچے دس کلومیٹر کی گہرائی میں آیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اسی طرح کا زلزلہ تھا جس طرح کہ پاکستان کا حالیہ زلزلہ تھا۔ ❁

ایران میں شدید زلزلہ

جنوبی ایران کے صوبہ ہرمزگان میں مورخہ ۲۷ نومبر کو ایک شدید زلزلہ سے چار گاؤں تباہ ہو گئے۔ یہ زلزلہ مقامی وقت کے مطابق دوپہر ڈیڑھ بجے آیا اور اس کی شدت ریکٹر پیمانہ پر 5.9 تھی۔ امریکی جیولوجیکل سروے نے اس کی شدت 6.1 بتائی ہے۔ اس کا مرکز بندر عباس کے جنوب میں 36 میل دور تھا زلزلہ سے دس افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ہے۔ ❁

تامل ناڈو کے 180 دیہات پانی میں ڈوب گئے

تامل ناڈو میں ۱۲ اکتوبر سے جاری مانسون میں اب تک ۲۵۷ افراد ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ 'راماناتھ پورم' اور 'تھنجاور' اضلاع میں دو بسوں کے غرقاب ہو جانے کے واقعے میں مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر ۸۰ ہو گئی ہے اور پانی میں ڈوبے ہوئے تقریباً ۱۸۰ گاؤں کو بچانے کے لئے فوج کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ تروچراپلی سے رامیشورم جانے والی بس پر ۳۷ لوگ سوار تھے یہ بس تھرودندی کے نزدیک سنادیلی ندی پار کرتے ہوئے ایک پل سے پھسل کر پانی میں ڈوب گئی۔ ۳۰ لوگوں کو بچا لیا گیا تھا۔ دریں اثناء تھنجاور ضلع میں مہاراجہ سمدرم ندی کا پل پار کرتے وقت ندی میں ڈوب جانے والی پرائیویٹ بس کے حادثہ میں مرنے والوں کی تعداد ۵۳ ہے۔ یہ بس ارن تھنگی سے پٹاکوٹائی جا رہی تھی۔ بس میں ۸۰ سے ۹۰ لوگ سوار تھے اس میں سے ۳۱ لوگوں کو بچایا جا سکا۔ مسلسل بارش کی وجہ سے بے حد جانی و مالی نقصان ہوا ہے کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں اور بنیادی ڈھانچوں کو نقصان پہنچا ہے۔ ❁

> اخبار بدر کا خود بھی مطالعہ کریں اور اپنے دوستوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں یہ بھی تبلیغ کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہے

انڈونیشیا میں ”جہاد“ کے نظریہ کو غلط ثابت کرنے کے لئے علماء سرگرم

انڈونیشیا کے مسلم علماء اور سکالروں نے اسلام کے نام پر دہشت گردی کرنے والے جنگجوؤں کے نظریات کو غلط ثابت کرنے کے لئے ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی ہے اس میں ۲ بڑے اسلامی گروپوں کے علماء اور اعلیٰ مبلغین کو جمع کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد مسلم نوجوان اور ملک کے غریبوں کو تعلیم دینا اور سمجھانا ہے کہ جنگجو جس طرح اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں وہ اسلام کی بنیادی تعلیمات کے منافی ہے۔ جماعت اسلامیہ نیٹ ورک کو ملک میں مغربی نشانوں پر خونریز بم حملوں کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے یہ عام طور پر نوجوان اور غریب مسلمانوں کو بھرتی کر کے ان سے حملے کراتی ہے۔ پچھلے ہفتہ صدر یوسف کلا نے مسلم لیڈروں کو گزشتہ ماہ بالی میں خود کو دھماکے سے اڑانے والے خودکش بمباروں کے آخری الفاظ کی ویڈیو فلمیں دکھائی تھیں تاکہ علماء دہشت گردی کے خلاف لڑائی میں زیادہ سے زیادہ ساتھ دیں۔ انڈونیشیا میں دہشت گردی مخالف مہم کو کافی مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ یہ عام خیال ہے کہ امریکہ اسلام پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ علماء پہلے جنگجوؤں کی مذمت کرنے سے کتراتے تھے جو مسلم یہ کہتے ہیں کہ ہم دین کے لئے لڑ رہے ہیں اور جانیں قربان کر رہے ہیں مگر اب زیادہ تعداد میں مسلم علماء نے افسران کی مدد شروع کر دی ہے۔ ❁

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol - 54 | Tuesday | 29th Nov 2005 | Issue No. 48

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ کی مختصر جھلکیاں

گوتھن برگ کے میوزیم کا وزٹ، نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ سویڈن اور ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کاموں کا تفصیلی جائزہ اور کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے نہایت اہم ہدایات۔ واقفین نو بچوں اور واقفات نو بچیوں کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔ خطبہ جمعہ۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سویڈن کے نیشنل ٹی وی چینلز میں حضور انور کے دورہ کی کوریج۔

(گاتھن برگ سویڈن میں حضور انور ایدہ اللہ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاھر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

13 ستمبر بروز منگل 2005ء

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ناصر گوتھن برگ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

گاتھن برگ میوزیم کا وزٹ

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضور انور Gothen Burgs Museum دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ گوتھن برگ شہر کا یہ مرکزی عجائب گھر شہر کے وسط میں Norra Hamn Gatan پر ایسٹ انڈیا کمپنی کی عمارت میں واقع ہے۔ 1833ء میں Natural History سے اس کا آغاز ہوا۔ اور 1861ء میں اس میں سائنس، آرٹس اور انڈسٹری کے متعلق امور بھی شامل کر دیئے گئے۔
اس وقت عجائب گھر کے نوادرات کو مختلف ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے اور مختلف عناوین کے تحت نمائش کے لئے رکھا گیا ہے۔
دس بجکر پچاس منٹ پر جب حضور انور میوزیم پہنچے تو میوزیم کے ڈائریکٹر Dr.Gunnar Dahlstrom Ph.D اور ڈپٹی ڈائریکٹر Dr.Lars Arviosso Ph.D نے میوزیم کے مین دروازہ پر حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کو اپنے ساتھ لے جا کر سارا میوزیم دکھایا۔ اس موقع پر ایک گائیڈ Marie Bjork نے ساتھ ساتھ مختلف اشیاء کی تفاصیل بتائیں۔

اس میوزیم میں زمانہ قدیم کی نمائش میں Vikings کا کلچر بھی پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح Vikings قوم کی ایک کشتی کا ڈھانچہ بھی ہے جو کھدائی کے دوران زمین میں دبا ہوا ملا تھا۔ اسے نمائش کے لئے رکھا گیا ہے۔ اسی طرح زمانہ قدیم کے دستیاب شدہ اوزار اور ہتھیار بھی رکھے گئے ہیں۔ زمانہ وسطیٰ کی عیسائیت کی مغربی سویڈن میں تاریخ کو محفوظ کیا گیا ہے۔ اسی طرح عجائب گھر میں بعض قیمتی نوادرات جمع کئے گئے ہیں۔ ان میں ریشم کے کپڑے اور چینی کے برتن شامل ہیں۔

۱۹ ویں صدی کی نمائش والے حصہ میں سویڈن میں ہونے والی انڈسٹریل ترقی کو محفوظ کیا گیا ہے۔ گھروں میں استعمال ہونے والی اشیاء، سلائی مشین ٹیلیفون، Tv، ریڈیو، Owen اور کچن وغیرہ میں استعمال ہونے والی مختلف اشیاء محفوظ کی گئی ہیں۔ اسی طرح آغاز کے سائیکل، موٹر سائیکل اور کپڑا بنانے کی مختلف مشینیں بھی محفوظ کی گئی ہیں۔
یہ میوزیم مختلف ہالوں پر مشتمل ہے۔ اس میوزیم کے ساتھ ایک لائبریری بھی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تفصیل کے ساتھ یہ میوزیم دکھایا گیا۔ آخر پر میوزیم کی انتظامیہ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا اور ساتھ آنے والے وفد کے لئے چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میوزیم کے ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کے ساتھ چائے نوش فرمائی اور ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

یہاں سے فارغ ہو کر سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے سمندر کے کنارے ایک سیر گاہ Askim تشریف لے گئے جہاں حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلہا نے پیدل سیر فرمائی۔ یہ بہت خوبصورت اور سرسبز علاقہ ہے۔

ایک بجے یہاں سے واپس مسجد ناصر گوتھن برگ روانگی ہوئی۔ راستہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے ڈاکٹر انس رشید صاحب (نیشنل سیکرٹری تعلیم و تربیت) کے گھر تشریف لے گئے۔ ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس مسجد ناصر گوتھن برگ پہنچے اور مسجد کے بیرونی احاطہ کا معائنہ فرمایا۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد ناصر گوتھن برگ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نیشنل مجلس عاملہ سویڈن کے ساتھ میٹنگ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد چھ بجے نیشنل مجلس عاملہ سویڈن کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور پھر سیکرٹریان سے باری باری ان کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

سیکرٹری مال سے حضور انور نے جماعت کے بجٹ، چندہ دہندگان کی تعداد اور کمانے والوں کی تعداد اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا اور ہدایت دی کہ آپ اپنے چندہ عام کے بجٹ میں نمایاں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں نماز کا حکم دیا ہے وہاں ساتھ مالی قربانی کا بھی حکم دیا ہے۔ فرمایا اس طرف لوگوں کو توجہ دلائیں۔ فرمایا چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے بلکہ تزکیہ نفس کے لئے ہے۔ لوگوں کو یہ احساس دلایا جائے کہ ہم نے مالی قربانی کرنی ہے۔ فرمایا: چندہ دہندگان کی تعداد کا بڑھنا ضروری ہے۔ فرمایا: جتنے زیادہ لوگوں کو چندہ کے نظام میں Involve کریں گے اتنا زیادہ تقویٰ کا معیار بلند ہوگا اور مسجد سے رابطہ بڑھے گا۔ تربیت کے مسائل کم ہوتے چلے جائیں گے۔

شعبہ ضیافت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جلسہ سالانہ کے لئے جو ضیافت کا بجٹ ہے اس کا آپ کو علم ہونا چاہئے۔ گوتھن برگ میں جو دوران سال ضیافت ہوتی ہے وہ لوکل سیکرٹری ضیافت کا کام ہے، آپ نیشنل سیکرٹری ضیافت ہیں۔ جلسہ سالانہ اور دوسرے جماعتی فنکشن میں ٹھیک ہے آپ کی ذمہ داری ہے۔

حضور انور نے نائب امیر سویڈن، جو افسر جلسہ سالانہ بھی ہیں، سے جلسہ کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جلسہ کے انعقاد کے لئے جو ہال وغیرہ حاصل کئے گئے ہیں ان کی تفصیلات افسر جلسہ سالانہ نے حضور انور کو بتائیں۔ حضور انور نے ان کو ہدایت فرمائی کہ اپنے شعبہ صفائی کو Active کریں۔

سیکرٹری نومبائعین کو حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو مزید ایک سال دیتا ہوں اس میں ان تمام نومبائعین کو جن کو بیعت کئے ہوئے تین سال کا عرصہ ہو چکا ہے نظام جماعت کا باقاعدہ حصہ بنائیں اور اس کے بعد وہ نومبائع نہیں رہیں گے۔ حضور انور نے فرمایا جن سے رابطہ نہیں ہے ان سے بھی رابطہ کریں۔ جنہوں نے بیعتیں کروائی ہیں ان کے ذریعہ سے رابطہ کریں، ان کو ساتھ لے کر جائیں اور ایک دفعہ رابطہ کر کے پھر اپنے نظام میں لے آئیں اور خود ان سے رابطہ رکھیں اور یہ رابطہ ہر ہفتہ ہونا چاہئے۔ آجکل رابطے کے کئے ذرائع ہیں۔ ٹیلیفون پر کر لیں، email کے ذریعہ کر لیں۔ فرمایا اگلے دو ماہ میں ان سب لوگوں سے رابطہ قائم ہونا چاہئے۔

سیکرٹری جائیداد کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جائیداد بنا کر اس کو Maintain رکھنا بہت بڑا کام ہے۔ اس طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

سیکرٹری امور عامہ کو حضور انور نے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ فیصلہ جات کی تنفیذ کروانا تو امور عامہ کا چھوٹا سا کام ہے۔ نوجوانوں کو کام پر لگانا، کام کے مواقع تلاش کرنا، نظر رکھنا کہ کہیں ماحول میں ادھر ادھر جا کر کوئی خراب تو نہیں ہو رہا۔ کہیں خراب سوسائٹی میں تو نہیں بیٹھ رہا۔ فرمایا: امور عامہ کا اس کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا لوگوں کو سوشل مل جاتی ہے۔ ان کو عادت ڈالنا کہ اس طرح حکومت سے لے کر نہ کھاؤ، کام کرو اور خود اپنے قدموں پر کھڑے ہو۔ حضور انور نے فرمایا آپ پڑھے لکھے لوگوں کو انفارمیشن دے سکتے ہیں کہ فلاں فلاں جگہ Jobs ہیں، کام مل رہے ہیں۔ فرمایا کام تلاش کریں گے تو کسی کو انفارمیشن دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا ماحول پر نظر رکھنا آپ کا بڑا کام ہے۔ خرابی کی طرف رجحان ہونے سے پہلے آپ کو پتہ لگ جانا چاہئے۔ اتنی گہرائی سے ہر ایک کا علم ہونا چاہئے۔ اگر کوئی جمعہ پر آ رہا ہے، مسجد آ رہا ہے، اچانک غائب ہو گیا تو فوراً پتہ کریں کیوں غائب ہوا اگر چھ ماہ بعد پتہ کریں گے تو غلط ہے۔

سیکرٹری وقف جدید کو حضور انور نے فرمایا کہ اطفال کو بھی چندہ وقف جدید میں شامل کریں۔ سیکرٹری تعلیم کو حضور انور نے فرمایا یہاں تعلیم کی سہولت ہے آپ کی کوشش یہی ہونی چاہئے کہ ہمارے طلبا کم از کم گریجوایشن کریں۔ فرمایا بچوں کے دماغوں میں ڈالیں کہ آپ نے کمانا تو ہے ہی لیکن پہلے کم از کم گریجوایشن تو کر لیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر کوئی مزید تعلیم حاصل کرنے والا قرض لینے سے خوف زدہ ہے تو اس بارہ میں مجھے بتائیں۔ حضور انور نے فرمایا طلباء کو سمجھانا، راہنمائی کرنا، کونسلنگ کرنا آپ کا کام ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ کی پروفیشنلز کی ایک ٹیم ہونی چاہئے جو ان کی کونسلنگ کرے، ان کو گائیڈ کرے۔ فرمایا جب بچے ایک لیول تک لازمی تعلیم حاصل کر چکے ہوں تو پھر سیمینار کریں۔ اس میں ماہرین کو بلائیں جو بچوں کو گائیڈ کریں۔ بچے سوالات کریں اور ماہرین بتائیں کہ دنیا میں کس چیز کی مانگ ہے۔ مستقبل میں کس چیز کی زیادہ ضرورت ہے اور کیا تمہارے لئے بہتر ہے۔ فرمایا پہلے بچوں کو ماحول میسر کریں اور ان میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ یہ ہمارے ہمدرد ہیں۔

سیکرٹری تربیت کو حضور انور نے فرمایا جب بچوں کی تعلیم کے لیے اتنا کچھ کر لیں گے۔ بچوں سے ایک ذاتی تعلق قائم ہو جائے گا تو بچوں کی تربیت بھی ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا: آپ اپنی اصلاحی کمیٹی کو بھی Active کریں۔ حضور انور نے فرمایا اصلاح کا کام بہت بڑا ہے۔ کسی کی اصلاح کرنے میں ہرگز تھکنا نہیں بلکہ چار ہزار دفعہ بھی کہنا پڑے تو کہیں۔ نہ تھکنا ہے اور نہ مایوس ہونا ہے۔ نرمی سے سمجھاتے چلے جانا ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال کو حضور انور نے فرمایا جو بے شرح چندہ دیتے ہیں ان کو کہیں کہ وہ باقاعدہ لکھ کر اجازت حاصل کریں۔ فرمایا بے شرح کی اجازت کا اختیار نہ آپ کو ہے نہ امیر کو اور نہ مبلغ کو۔ فرمایا جو بے شرح دیتا ہے، باقاعدہ لکھ کر مجھ سے اجازت حاصل کرے۔

سیکرٹری اشاعت کو حضور انور نے فرمایا کہ امسال

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں